Postal Reg.No:PB/1023/2001

بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم وعلیٰ عبده المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 50 شمارہ 51

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

۴ شوال 1422 ہجری 20 فتح 1380 ہش 20 دسمبر 2001ء

اخبار احمدیہ

قادیان 15 دسمبر 2001ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔

کل حضور نے مسجد فضل میں خطبہ ارشاد فرمایا اور رمضان المبارک کی مناسبت سے دعاؤں کی برکات و اہمیت پر بصیرت افروز تفصیل بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

قرآن کریم کی یہ تعلیم ہر گز نہیں ہے کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہئے جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کے لئے رو رو کر دعا کی ہو

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غیبت کا حال پوچھا تو فرمایا کہ کسی کی سچی بات کا اس کی عدم موجودگی میں اس طرح سے بیان کرنا کہ اگر وہ موجود ہو تو اسے بُرا لگے غیبت ہے۔ اور اگر وہ بات اس میں نہیں ہے اور تُو بیان کرتا ہے تو اس کا نام بہتان ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا (الحجرات) اس میں غیبت کرنے کو ایک بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس آیت سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ جو آسمانی سلسلہ بنتا ہے ان میں غیبت کرنے والے بھی ضرور ہوتے ہیں اور اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر یہ آیت بے کار جاتی ہے۔ اگر مومنوں کو ایسا ہی مطہر ہونا تھا اور ان سے کوئی بدی سرزد نہ ہوتی تو پھر اس آیت کی کیا ضرورت تھی؟ بات یہ ہے کہ ابھی جماعت کی ابتدائی حالت ہے۔ بعض کمزور ہیں جیسے سخت بیماری سے کوئی اٹھتا ہے۔ بعض میں کچھ طاقت آگئی ہے۔ پس چاہئے کہ جسے کمزور پاوے اسے خفیہ نصیحت کرے اگر نہ مانے تو اس کے لئے دعا کرے اور اگر دونو باتوں سے فائدہ نہ ہو تو قضاء و قدر کا معاملہ سمجھے جب خدا تعالیٰ نے ان کو قبول کیا ہوا ہے تو تم کو چاہئے کہ کسی کا عیب دیکھ کر سر دست جوش نہ دکھلایا جاوے ممکن ہے کہ وہ درست ہو جاوے۔ قطب اور ابدال سے بھی بعض وقت کوئی عیب سرزد ہو جاتا ہے۔ بلکہ لکھا ہے القطب قد یزنی کہ قطب سے بھی زنا ہو جاتا ہے۔ بہت سے چور اور زانی آخر کار قطب اور ابدال بن گئے۔ جلدی اور عجلت سے کسی کو ترک کر دینا ہمارا طریق نہیں ہے۔ کسی کا بچہ خراب ہو تو اس کی اصلاح کے لئے وہ پوری کوشش کرتا ہے۔ ایسے ہی اپنے کسی بھائی کو ترک نہ کرنا چاہئے بلکہ اس کی اصلاح کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہر گز نہیں ہے کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو۔ بلکہ وہ فرماتا ہے تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ (البلد) کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں مرحمہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کے لئے دعا بھی کی جاوے۔ دعا میں بڑی تاثیر ہے اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہئے جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کیلئے رو رو کر دعا کی ہو...... خدا تعالیٰ کا نام ستار ہے تمہیں چاہئے کہ تخلقوا باخلاق اللہ بنو۔ ہمارا یہ مطلب نہیں کہ عیب کے حامی بنو بلکہ یہ کہ اشاعت اور غیبت نہ کرو کیونکہ کتاب اللہ میں جیسا آگیا ہے تو یہ گناہ ہے کہ اس کی اشاعت اور غیبت کی جاوے۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۷۸ تا ۷۹)

حضرت امیر المومنین کا درس القرآن

جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عظمت عطا فرماتا ہے تو اس بات کو نوٹ کرتا ہے کہ وہ اپنے ماتحتوں اور دشمنوں سے کس قسم کا سلوک کرتے ہیں

﴿2 رمضان المبارک بمطابق 18 نومبر 2001ء (بروز اتوار) سورۃ الاعراف 130 تا 138 کے درس کا خلاصہ﴾

لندن۔ (۲ رمضان المبارک۔ ۱۸ نومبر ۲۰۰۱ء)۔ آج برطانیہ میں رمضان المبارک کا دوسرا روزہ اور اتوار کا دن تھا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج قبل دوپہر مسجد فضل لندن میں سورۃ الاعراف کی آیات ۱۳۰ تا ۱۳۸ کا درس ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست نشر کیا گیا۔ قرآنی علوم اور حقائق و معارف پر مشتمل اس درس میں حضور ایدہ اللہ اہم امور، مشکل الفاظ کی حل لغت، احادیث نبویہ اور مفسرین کی تفاسیر کے علاوہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی تفاسیر کے حوالہ سے بھی مضامین قرآن کو بیان فرماتے ہیں اور جہاں ضرورت ہو وہاں ضروری تشریحات اور محاکمہ بھی فرماتے ہیں۔ ذیل میں اس درس کا خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین ہے۔

سورۃ الاعراف آیت ۱۳۰: حضور ایدہ اللہ نے اس آیت کی تلاوت و ترجمہ کے بعد اس کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک حوالہ پڑھ کر سنایا۔ آپ فرماتے ہیں: "﴿فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ﴾ ایک جگہ مسلمانوں کو بھی فرماتا ہے کہ تم کو بھی ہم دنیا میں بادشاہ بنائیں گے۔ پھر دیکھیں گے تم کیسا عمل درآمد کرتے ہو۔ ﴿فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ﴾"۔ (بحوالہ حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۲۲۵)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو بڑائی اور عظمت کا موقعہ عطا فرماتا ہے تو اس کے بعد وہ اس بات کو نوٹ کرتا ہے کہ وہ اپنے ماتحتوں یا دشمنوں اور ساتھیوں سے کس قسم کا سلوک کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "موسیٰ کی قوم نے اس کو جواب دیا کہ ہم تیرے پہلے بھی ستائے جاتے تھے اور تیرے آنے کے بعد بھی ستائے گئے۔ تو موسیٰؑ نے ان کے جواب میں کہا کہ قریب ہے کہ خدا تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور زمین پر تمہیں خلیفہ مقرر کر دے اور پھر دیکھے کہ تم کس طور کے کام کرتے ہو۔ اب ان آیات (۱۲۸ تا ۱۳۰۔ ناقل) میں صریح اور صاف طور پر وہی لوگ مخاطب ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے ان کے سامنے زندہ موجود تھے اور انہوں نے فرعون کے ظلموں کا شکوہ بھی کیا تھا اور کہا تھا کہ ہم تیرے پہلے بھی ستائے گئے اور تیرے آنے کے بعد بھی۔ اور انہیں کو خطاب کر کے کہا تھا کہ تم ان تکلیفات پر صبر کرو خدا تمہاری طرف رحمت کے ساتھ متوجہ ہوگا اور تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے گا اور تم کو زمین پر خلیفے بنادے گا لیکن تاریخ دانوں پر ظاہر ہے اور یہودیوں اور نصاریٰ کی کتابوں کو دیکھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ گو اس قوم کا دشمن یعنی فرعون ان کے سامنے ہلاک ہو اگر وہ خود تو زمین پر نہ ظاہری خلافت پر پہنچے نہ باطنی خلافت پر۔ بلکہ اکثر ان کی نافرمانیوں سے ہلاک کئے گئے اور چالیس برس تک بیابان لق و دق میں آوارہ رہ کر جان بحق تسلیم ہوئے۔ پھر بعد ان کی ہلاکت کے ان کی اولاد میں ایسا سلسلہ خلافت کا شروع ہوا کہ بہت سے بادشاہ اس قوم میں ہوئے اور داؤد اور سلیمان جیسے خلیفۃ اللہ اسی قوم

باقی صفحہ (8) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

قابل مذمت کاروائی

۱۳ دسمبر کو دن کے پونے بارہ بجے تمام ملک میں اُس وقت سنسنی پھیل گئی جبکہ ٹی .وی اور ریڈیو نے پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطہ میں دہشت گردوں کے بہیمانہ حملہ کی خبریں دیں۔اطلاعات کے مطابق سیکورٹی فورسز اور انتہا پسندوں کے مابین گولیوں کے تبادلہ میں تمام انتہا پسند مارے گئے جبکہ چھ پولیس والوں سمیت انیس افراد ہلاک ہوئے اور دو درجن سے زائد زخمی ہوئے جنکا علاج جاری ہے۔

حملے کی اس کاروائی کی جس قدر بھی مذمت کی جائے کم ہے۔اس سے بعض بے گناہ لوگوں کی جانیں تو گئی ہی ہیں لیکن اگر یہ دہشت گرد اپنے منصوبہ میں کامیاب ہو جاتے تو ہندوستان ایک بہت بڑے ابتلاء کا شکار ہو جاتا۔ملک کے اندر داخلی صورت حال اس قدر سنگین شکل اختیار کر لیتی کہ جس کو سوچ کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

گزشتہ چند سالوں سے تمام دنیا میں دہشت گردی کی کاروائیوں میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے یہاں تک کہ امریکہ جیسے طاقتور ملک کے بھی مالی اور دفاعی نظام متاثر ہوئے بنا نہ رہ سکے۔امریکہ کے اس اعلان کے بعد کہ وہ تمام دنیا سے دہشت گردی کو ختم کر کے دم لے گا اس بات کا ایک فطری امکان موجود ہے کہ اب نہ تو وہ خود اور نہ ہی اس کے حلیف ممالک دہشت گردانہ حملوں سے محفوظ ہیں۔

دنیا بھر میں دہشت گردی کی ان کاروائیوں کی شروعات کہیں تو مذہب کے نام پر اور کہیں علاقائی اور نسلی وجوہات کی بنا پر اور کہیں سیاسی برتری حاصل کرنے کی لالچ میں جاری ہیں۔پاکستان میں مسلم انتہا پسندی اور بھارت میں ان کی پیٹھ ٹھونکنے والے ملاؤں کا تشدد اور اس کے بالمقابل ہندو انتہا پسندی جس کے نتیجہ میں عیسائی مشنریوں کا قتل ،بابری مسجد کی شہادت ،نفرت اور سماجی ناانصافی کے سبب ایسی مصیبتیں ہیں جو ہندوستانی عوام کی گردنوں پر دن بدن اپنی گرفت مضبوط کر رہی ہیں۔

دنیا کے ممالک پر اگر آپ نظر ڈالیں تو اسرائیل اور فلسطین، برطانیہ اور آئر لینڈ ،شری لنکا اور لٹے ،نیپال اور ماؤ وادی ،سومالیہ ،یوگنڈا ،نائجریا ،بوسنیا ،کوسوو ،افغانستان ،ملائشیا وغیرہ ممالک میں بیسیوں انتہا پسند تنظیمیں اپنے اپنے کاز کی خاطر حکومتوں سے ٹکر لے رہی ہیں۔خود ہمارے اپنے ملک میں شمال میں کشمیر اور آسام اور جنوب میں نکسلی انتہا پسندی دن بدن اپنی کاروائیوں میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔حیرت کی بات یہ ہے کہ دہشت گردی سے جوجھ رہے ملکوں کا آپس میں اتنا تال میل نہیں ہے جتنا کہ اب دنیا بھر میں پھیلے ہوئے انتہا پسند اب اپنے درمیان مضبوط روابط قائم کر چکے ہیں۔چنانچہ یہی وجہ ہے کہ کشمیر میں افغانی۔سوڈانی اور بعض دوسرے ملک کے انتہا پسند بھی سرگرم نظر آتے ہیں۔افغانستان کی حالیہ جنگ میں عرب، پاکستان اور دیگر ملکوں کے انتہا پسند بھی مدد کر رہے ہیں۔

پارلیمنٹ پر ہونے والا موجودہ حملہ ہم سب ہندوستانیوں کے لئے ایک بہت بڑے خطرے کی گھنٹی ہے۔حکام اور اہل بصیرت افراد کو چاہئے کہ نہایت دوراندیشی اور سمجھداری کا ثبوت دیتے ہوئے مسائل سے نپٹنے کا پروگرام بنائیں ۔اس واقعہ کی اگرچہ کسی گروہ نے تا دم تحریر ذمہ داری قبول نہیں کی ہے لیکن جو بھی ہو انہیں چاہئے کہ وہ بجائے انتہا پسندی کے اپنے مسائل آپس میں مل بیٹھ کر امن کے ماحول میں انصاف کے تقاضوں کے ساتھ حل کریں شدت پسندی سے تو شدت پسندی ہی پھوٹے گی جس سے کسی کا بھی بھلا نہیں ہوگا۔اور بالآخر سوائے مایوسی ، بے چینی ،افرا تفری ،بھکمری ، جہالت ،تعصب ،نفرت اور معصوم جانوں کی ہلاکت کے اور کچھ ہاتھ نہ لگے گا۔

اس گفتگو کے آخر پر ہم جماعت احمدیہ کے موجودہ امام سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اُس بصیرت افروز خطاب کا اقتباس پیش کرتے ہیں جو آپ نے اپنے ہندوستان آمد کے موقع پر ۱۹۹۰ء میں ارشاد فرمایا تھا۔آپ فرماتے ہیں:-

”خدا تعالیٰ ہندوستان کو امن عطا فرمائے اور ہندوستان کے شمال وجنوب میں نفرتوں کی جو تحریکات چلائی جا رہی ہیں اور ہندوستانی بھائی اپنے ہندوستانی بھائی کے خون کا پیاسا ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ وحشت دور کرے۔اور سارے ہندوستان کو انسانیت کی اعلیٰ اقدار کے ساتھ وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہندو، مسلمانوں ،سکھوں اور پارسیوں اور دیگر مذاہب کے سب لوگوں کو اختلاف مذہب کے باوجود ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ایک دوسرے کا احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اور یہ بات سب اہل ہند کے دل میں جاگزیں فرمائے کہ کوئی سچا مذہب خدا کے بندوں سے نفرت کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ مذہب کی صداقت کا نشان یہی ہے کہ بندگان خدا سے رحمت اور شفقت کی تعلیم دے۔یاد رکھیں جو مخلوق سے محبت نہیں کرتا وہ خالق سے بھی محبت نہیں کرتا“ (خطاب جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۰ء) (منیر احمد خادم)

عاقبت کی کچھ کرو تیاریاں

چل رہی ہیں زندگی پر آریاں — ہو رہی ہیں موت کی تیاریاں
اتقیا اور اشقیا سب چلے بسے — اپنی اپنی یاں بُھگت کر باریاں
خاتمہ کا فکر کر لے اے مریض — پیشرو ہیں مرگ کی بیماریاں
جب فرشتہ موت کا گھر میں گھسا — ہو گئیں بے سود آہ و زاریاں
زندگی تک کے ہیں یہ سب جاں نثار — سانس چلنے تک کی ہیں سب یاریاں
جیتے جی جتنا کوئی چاہے بنے — بعدِ مُردن ختم ہیں عیاریاں
حشر میں پُرسش ہے بس اعمال کی — کام آئیں گی نہ رشتہ داریاں
کس نشے میں جھومتا پھرتا ہے تُو — رنگ لائیں گی یہ سب میخواریاں
کھینچ کر لے جائیں گی سوئے سقر — نفسِ امارہ کی بدکرداریاں
طائرِ جاں جب قفس سے اُڑ گیا — ساتھ ہی اُڑ جائیں گی طراریاں
چاہئے فکر حسابِ آخرت — عاقبت کی کچھ کرو تیاریاں
ہے یہ دنیا دشمنِ ایمان و دیں — یاد ہیں اس کو بہت مکّاریاں
جب تلک باطن نہ تیرا پاک ہو — کام کیا آئیں گی ظاہر داریاں
کچھ کمالے نیکیاں اے جانِ من — تانہ ہوں اگلے جہاں میں خواریاں
کچھ اُٹھا دے دل سے غفلت کے حجاب — کچھ دکھا دے کر کے شب بیداریاں
کچھ عمل اخلاص کے درکار ہیں — ہو چکیں بیحد ملمّع کاریاں
تجھ کو مسلم پائے جب آئے اجل — ہیں اسی میں جملہ برخورداریاں
خاک میں ملنے سے پہلے خاک ہو — روکتی نیکی سے ہیں خود داریاں
خدمتِ اسلام میں خود کو لگا — چھوڑ دے لِلّٰہ اب بیکاریاں
خادمِ دینِ متیں! ضائع نہ ہو — ایسی خدمت سے ملیں سرداریاں
کر توجہ عادت و اخلاق پر — ترک کر دے سختیاں، خونخواریاں
رِفق کو اپنا بنالے تُو رفیق — چھوڑ دے خلقت کی دل آزاریاں
روح کو کر دے مُبادا تُو ہلاک — کرتے کرتے تن کی خاطر داریاں
ہم نشیں اُن کا نہ ہوگا نامراد — صادقوں سے کچھ لگالے یاریاں
ہوں بدی سے پاک نیت اور عمل — خود بخود صادر ہوں نیکو کاریاں
چاہتا ہے گر اَبد کی زندگی — کر فنا کے واسطے تیاریاں
یار کے کوچے کی ہو جا خاکِ راہ — اُس کی چوکھٹ پر ہوں آہ و زاریاں
کر قبول اپنے لیے دیوانہ پن — چھوڑ کر چالاکیاں، ہشیاریاں
دل سے راضی ہو ہر اک ذلت پہ تُو — ہوں نہ تجھ کو عار خدمت گاریاں
جاہ اور اولاد و عزت-جان و مال — توڑ دے ان سے تعلق داریاں
آتشِ دوزخ ہوئی اُس پر حرام — عشق کی جس دل میں ہوں چنگاریاں
رنگ میں احمدؑ کے ہو رنگین تُو — اور دکھا اُس قسم کی گلکاریاں
تب کہیں جا کر وہ محبوبِ ازل — خاکساروں کی کریں دلداریاں
جنتی ہو جائے تیری زندگی — جب وہی کرنے لگیں غم خواریاں
موت کا دن پھر بنے یوم التّلاق [1] — اور جنازہ - وصل کی تیاریاں

”بے عنایاتِ خدا کار است خام
پختہ داند ایں سخن را - والسلام

(حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل رضی اللہ عنہ)

[1] یوم التّلاق وصل خداوندی کا دن

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

☏ : SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

خطبہ جمعہ

القدوس اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے، اس کے معنی ہیں عیوب و نقائص سے پاک وجود۔ مبارک وجود، وہ جو پاکی عطا کرتا ہے

اللہ تعالیٰ چونکہ قدوس اور پاک ہے اس کی قدوسیت اور پاکی کا تقاضا ہے کہ دنیا میں نیکی پھیلے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۱۹؍اکتوبر ۲۰۰۱ء بمطابق ۱۹؍اخاء ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

آج کا خطبہ خدا تعالیٰ کی صفت قُدُّوْسِیَت سے متعلق ہے۔ اس کے دونوں تلفظ آتے ہیں قُدُّوس اور قَدُّوْس۔ قَدُسَ قُدْسًا کا معنی ہے طَهُرَ وَتَبَارَكَ۔ یعنی وہ پاک اور برکت والا ٹھہرا۔ اور قَدَّسَ اللّٰهُ فُلَانًا کا مطلب ہے طَهَّرَ وَ بَارَكَ عَلَيْه۔ اللہ تعالیٰ نے اسے پاک کیا اور اس پر برکت نازل کی۔ (المنجد)

تاج العروس میں بھی اسی قسم کے معنے ہیں اَلْقُدُّوْسُ مِنْ اَسْمَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى (أَىْ اَلطَّاهِرُ) اَلْمُنَزَّهُ عَنِ الْعُيُوْبِ وَالنَّقَائِصِ۔ قدوس اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہے اور اس کے معنے ہیں "اَلطَّاهِرُ" یعنی عیوب و نقائص سے پاک وجود یا مبارک وجود۔

حضرت امام راغبؒ مفردات میں لکھتے ہیں:

﴿نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ﴾ کا مطلب ہے: ہم تیرے حکم سے چیزوں کو پاک کرتے ہیں۔ یہ بہت عمدہ معنی حضرت امام راغب نے کیا ہے کہ ہم تیرے حکم سے چیزوں کو پاک کرتے ہیں۔ اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ ہم تیری تقدیس بیان کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی تقدیس بیان کرنے سے مراد یہ ہے کہ ہم یہ اقرار کرتے ہیں کہ تو ہی دراصل پاک کرتا ہے۔ جیسے وہ خود فرماتا ہے ﴿وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ اور جبریل کو روح القدس اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے وہ چیزیں لے کر اترتا ہے جس سے ہمارے نفوس کو پاکیزگی عطا کی جاتی ہے۔

اب اس تعلق میں سب سے پہلی وہ مشہور آیت ہے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۳۱۔ ﴿وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً . قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَ يَسْفِكُ الدِّمَآءَ . وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ . قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾۔

اور (یاد رکھ) جب تیرے ربّ نے فرشتوں سے کہا کہ یقیناً میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ انہوں نے کہا کیا تو اُس میں وہ بنائے گا جو اُس میں فساد کرے اور خون بہائے جبکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور ہم تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ اُس نے کہا یقیناً میں وہ سب کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

اس تعلق میں کچھ احادیث بھی پیش ہیں۔ ایک ہے سنن ابی داوٗد کتاب الطب سے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تمہیں یا تمہارے کسی بھائی کو کوئی تکلیف پہنچے تو یہ دعا پڑھنی چاہئے:

"اے ہمارے ربّ جو آسمان میں ہے تیرا نام بہت ہی پاک اور ہر قسم کے عیوب سے منزّہ ہے۔ تیرا حکم آسمان اور زمین پر محیط ہے۔ جس طرح تیری رحمت آسمان پر ہے اسی طرح زمین میں بھی جاری کر دے۔ ہمارے گناہ اور ہماری خطائیں بخش دے۔ تُو تمام طَیِّبِیْن کا ربّ ہے۔ اپنی رحمت میں سے خاص رحمت اور اپنی شفا میں سے خاص شفا اس تکلیف پر نازل فرما (اگر وہ یہ دعا کرے گا) تو اس تکلیف سے شفایابی ہو گی"۔ (سنن ابوداؤد کتاب الطب)

اس ضمن میں یاد رکھنا چاہئے کہ بعض دفعہ یہ دعا یا دوسری دعائیں اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الشَّافِىْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ کی دعائیں لوگ پڑھتے ہیں اور اس کے باوجود شفا نہیں ہوتی تو اس سلسلہ میں یہ بات اہم طور پر یاد رکھنے کے لائق ہے کہ دعاؤں سے مایوس کبھی نہیں ہونا چاہئے۔ اگر اس دنیا میں شفا نہ بھی ہو تو اس کی جزا آخرت میں ضرور ملتی ہے۔ کئی لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے تو ان کے گناہوں کی اسی دنیا میں سزا دے دیتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ آخرت میں بخشے جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کو آپؐ کے ایک صحابی نے یاد کیا جو بہت ہی کمزور تھے۔ بالکل خالی بدن ہو چکے تھے۔ ان سے رسول اللہ ﷺ نے سوال کیا کہ تم نے کہیں یہ دعا تو نہیں کی تھی کہ اے اللہ مجھے جو سزا دینی ہے اسی دنیا میں دے لے اور آخرت میں نہ دینا۔ تو انہوں نے کہا ہاں مَیں نے یہی دعا کی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے مایوسی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی دے سکتا ہے اور آخرت میں بھی دے سکتا ہے۔ یہ دعا کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے دنیا میں بھی نہ دے اور آخرت میں بھی نہ دے اور میرے گناہ معاف فرمائے۔ چنانچہ جب یہ دعا انہوں نے پڑھنی شروع کی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل طور پر شفا عطا ہو گئی۔

ایک حدیث حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ "ہر صبح جو بندوں پر ہوتی ہے ایک پکارنے والا پکارتا ہے اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْس خدا کی تسبیح کرو"۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبی ﷺ و تعوذه فی دبر کل صلاة)

تو ہر صبح ہر انسان کو اٹھتے ہوئے یہ آواز نہیں آتی کہ خدا کی تسبیح کرو مگر جب وہ اٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کے ساتھ ہی اس کو اٹھنا چاہئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ بھی دعا کیا کرتے تھے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا بعد اس کے کہ ہمیں مار دیا یعنی نیند میں مبتلا کر دیا۔

ایک روایت مسلم کتاب الصلاة باب مَا يُقَالُ فِى الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔ مُطَرِّفْ بِن عَبْدُالله بن شِخِيْر روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع و سجود میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ "سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ"۔ وہ پاک اور مطہر ہے، فرشتوں اور ارواح کا ربّ ہے۔ (مسلم کتاب الصلاة)

اب اس حدیث سے بھی یہ خیال کرنا غلط ہے کہ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْم ، سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْم، سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْم تین دفعہ پڑھنے کی بجائے جو قطعی طور پر احادیث اور سنت سے ثابت ہے ہم "سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ" پڑھا کریں۔ یہ خاص کیفیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ضرور پڑھی ہو گی اس میں تو کوئی شک ہی نہیں۔ لیکن ایسی کیفیت جب دل پر طاری ہو تو اس وقت پڑھنی چاہئے ورنہ عام طریق یہی ہے کہ تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْم پڑھی جائے۔

ایک روایت ہے سعید بن عبدالرحمٰن بن اَبزیٰ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت وِتروں میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص تلاوت کیا کرتے تھے اور جب سلام پھیرتے تو تین بار یہ دعا پڑھتے: "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسُ" یعنی پاک ہے اللہ جو بادشاہ ہے (اور) قدوس ہے۔ اور آخری بار آپ یہ دعا نسبتاً بلند آواز سے پڑھتے۔

(مسند احمد بن حنبل مسند المکیین)

اب یہ بھی انہی احادیث میں ہے جو مختلف نمازوں میں سے بعض نمازوں کی کیفیات کو بیان کرتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نمازوں کی کیفیات بدلتی رہتی تھیں اور ہر نماز میں ایک ہی دعا نہیں کرتے تھے۔بے شمار دعائیں ہوتی تھیں لیکن ان میں سے جو مسنون دعائیں نسبتاً آسان ہم لوگوں کے لئے کر دی گئی ہیں وہ یہی ہیں۔سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم ،سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم۔سُبْحَانَ رَبِّیَ الاعلی،سُبْحَانَ رَبِّیَ الاعلی،سُبْحَانَ رَبِّیَ الاعلی۔اب وتروں میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت ضروری نہیں۔ جمعہ میں تو ہم کرتے ہیں لیکن وتروں میں بہر حال احادیث کی رو سے یہ ثابت نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ضرور وتروں میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ اب یہ بھی ان احادیث میں سے ہے جن میں بعض دوسری روایات سے اختلاف پایا جاتا ہے۔ مگر یہ اختلاف دراصل محض وقتی جذبات کے تعلق سے ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دل میں جب خدا کا علو غیر معمولی طور پر جلوہ افروز ہوتا ہوگا تو آپؐ نے کوئی بعید نہیں کہ وتر میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت بھی کی ہو۔ مگر جن کو سورۃ الاعلیٰ یاد نہیں وہ جو چھوٹی سورتیں ان کو یاد ہیں ان کی تلاوت بھی کر سکتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے متعلق آتا ہے کہ سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

سنن ابی داؤد میں حضرت شریق الھوزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک بار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ آنحضورؐ جب رات گزارنے کے بعد اٹھتے تو (صبح کا) آغاز کس طرح کرتے تھے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آپ نے مجھ سے ایسی بات پوچھی ہے جو آپ سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی۔ جب آپؐ رات گزارنے کے بعد اٹھتے تو دس بار اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے، دس بار اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہتے اور پھر دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ (پاک ہے اللہ اپنی تمام تعریفوں کے ساتھ) کہتے۔ دس بار سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْس (پاک ہے اللہ جو بادشاہ قدوس ہے)۔ دس بار استغفار کرتے اور دس بار اللہ اکبر کہتے۔ پھر دس بار یہ دعا کرتے: اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا کی تنگی سے اور قیامت کے دن کی تنگی سے۔ پھر اس کے بعد نماز شروع کرتے۔(سنن ابی داؤد. کتاب الادب)

اب یہ روایت بھی بعض دوسری روایات سے اختلاف رکھتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق قطعیت سے یہ ثابت نہیں کہ ہر روز صبح کے وقت یہی دعا کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بسا اوقات یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا۔ تو اس کے علاوہ جو چیزیں ہیں وہ بھی رسول اللہ ﷺ کے دل کی کیفیت کا حال بیان کرتی ہیں۔ کبھی کبھی غیر معمولی طور پر اللہ تعالیٰ کی تقدیر دل پر قبضہ کر لیتی تھی تو اللہ اکبر کی بار بار تلاوت کیا کرتے تھے۔ اسی طرح باقی حدیثوں میں جو اس مضمون سے تعلق رکھتی ہیں یہی بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ اپنے دل کی کیفیت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی تسبیح کیا کرو اور مصنوعی تسبیح سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”آدم کی بعثت پر ﴿نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ﴾ کہنے والے اپنے کمئی علم اور ناواقفی کی وجہ سے ﴿أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ﴾ (البقرہ:31) پکار اٹھے“۔ کہ کیا تو زمین میں ایک ایسا شخص پیدا کرے گا جو اس میں فساد کرے اور خون بہائے اور ان کو یہ علم نہیں تھا کہ اس کی ذمہ داری کس پر ہوگی۔ یہ بات بالکل درست تھی کہ آدم کے اور دوسرے انبیاء کے پیدا ہونے پر زمین میں ضرور خون بہایا جاتا ہے اور فساد برپا کیا جاتا ہے۔ مگر اس کے ذمہ دار خدا کے پاک بندے نہیں بلکہ وہ شیاطین ہیں جو ان کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ جاتے ہیں۔ تو فرشتوں کی یہ بات تو سچی تھی مگر اس کی ذمہ داری غلطی سے انہوں نے آدم پر ڈال دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسا ہرگز نہیں ہے اور فرشتوں نے اس پر پھر توبہ کی کہ ہمیں تو بہت علم نہیں ہے مگر اتنا ہی ہے جتنا تو بتاتا ہے۔ تو نے ہمیں یہ بتایا تھا کہ زمین میں فساد برپا ہوگا اور بہت سرکشی کی جائے گی۔ اس حد تک تو ہمیں علم ہے ذمہ داروں کو تو بہتر جانتا ہے کہ کون ذمہ دار ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل لکھتے ہیں ”مگر فرشتوں نے“ اللہ تعالیٰ کے اس فعل خلافت آدم کو حکمت سے بھرا ہوا تسلیم کر لیا۔ مگر وہ لوگ جو خدا سے دُور ہوتے ہیں وہ عجائبات قدرت سے ناآشنا محض اور اسماء الٰہی کے علم سے بالکل بے بہرہ ہوتے ہیں۔ وہ اپنے خیال اور تجویز کے موافق کچھ چاہتے ہیں، جو نہیں ہوتا۔ جیسا ہمارے سردار سرورِ عالم فخر بنی آدم ﷺ کی بعثت پر کہہ اٹھے ﴿لَوْلَا نُزِّلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ﴾ (الزخرف:32) یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو اَلْحَکِیْم نہیں مانتے ورنہ وہ اس قسم کے اعتراض نہ کرتے۔ اور یقین کر لیتے کہ ﴿اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ﴾ (الانعام:125)“۔ اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کس کو عطا کرے۔ ”اسی طرح شیعہ نے خلافتِ خلفاء پر بعینہٖ وہی اعتراضات کئے جو کفار نے نبی کریم ﷺ کی بعثت پر کئے“۔ یعنی خلیفہ ان کے نزدیک حضرت علیؓ کو بننا چاہئے تھے اور بنا دیا حضرت ابو بکرؓ کو۔ تو یہ وہی شیطانوں والا سوال تھا۔ حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس نے کس کو خلیفہ بنانا ہے۔“............پس جو کچھ زمین و آسمان میں ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں۔ اس اللہ کی جو ﴿الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ﴾ ہے۔ زمین و آسمان کے تمام ذرات اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی ان صفات پر گواہ ہیں۔ پس زمینی علوم یا آسمانی علوم جس قدر ترقی کریں گے خدا تعالیٰ کی ہستی اور ان صفات کی زیادہ وضاحت، زیادہ صراحت ہوگی۔ میں اپنے ایمان سے کہتا ہوں کہ میں ہرگز ہرگز تسلیم نہیں کرتا کہ علوم کی ترقی اور سائنس کی ترقی قرآن شریف یا اسلام کے مخالف ہے۔ سچے علوم ہوں وہ جس قدر ترقی کریں گے قرآن شریف کی حمد اور تعریف اسی قدر زیادہ ہوگی“۔(حقائق الفرقان جلد ۴ صفحہ ۸۳ تا ۸۵)

یہی مضمون ہے جو میں نے پہلے بھی بارہا بیان کیا ہے کہ علوم جو سچے ہوں ان کا قرآن کریم کے علوم سے کوئی بھی اختلاف نہیں ہے۔ سائنس کی ترقی سو فیصد قرآن کی تائید میں ہوتی ہے۔ اب سائنس کی رو سے جتنی باتیں دریافت ہوتی چلی جارہی ہیں وہ تمام تر قرآن کریم میں پہلے سے بیان شدہ ہیں۔ اس مضمون پر آپ جتنا زیادہ غور کریں گے قیامت تک آپ کو ایسی نئی چیزیں معلوم ہوتی چلی جائیں گی جن کا قرآن کریم میں ذکر تھا مگر لوگوں کے علم میں نہیں تھا۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے کے انسان کے خواب و خیال میں بھی یہ بات نہیں تھی۔ اب فرعون کی لاش کا دیکھ لیں کہ قرآن کریم جب فرعون کی لاش کے متعلق ذکر فرماتا ہے کہ ہم نے اس کو بچالیا تھا تاکہ وہ آئندہ لوگوں کے لئے عبرت بنے۔ اس وقت عرب کو کیا معلوم تھا کہ فرعون کی لاش کہاں پڑی ہوئی ہے۔ عرب کے کسی باشندہ کے وہم و گمان بھی نہیں آسکتا تھا کہ فرعون کی لاش نکالی گئی تھی اور وہ محفوظ کر لی گئی اور وہ عبرت ہوگی۔ اور عبرت کس کے لئے ہوگی آئندہ زمانوں کے لئے۔ تو ماضی کا علم بھی اس میں تھا اور مستقبل کا علم بھی تھا۔ اور اس نعش کو دریافت کیا عیسائیوں نے، نہ کہ مسلمانوں نے۔ ورنہ وہ کہہ سکتے تھے کہ مسلمانوں نے قرآن مجید کی صداقت ثابت کرنے کے لئے یہ لاش اپنی طرف سے بنا رکھی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کے مضامین پر میں جتنا غور کرتا ہوں دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے اور زیادہ بھر جاتا ہے کہ عجیب شان کا کلام ہے نہ ماضی کو چھوڑتا ہے نہ مستقبل کو۔ ہر بات کا علم اس کتاب میں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ساتوں آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے خدا کی تقدیس کرتے ہیں اور کوئی چیز نہیں جو اُس کی تقدیس نہیں کرتی۔ پر تم اُن کی تقدیسوں کو سمجھتے نہیں۔ یعنی زمین و آسمان پر نظر غور کرنے سے خدا کا کامل اور مقدس ہونا اور بیٹوں اور شریکوں سے پاک ہونا ثابت ہو رہا ہے۔ مگر ان کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں“۔ اب تقدیس کرنے کے متعلق دو باتیں ہیں ایک تو یہ کہ وہ اپنی حالت سے زبان حال سے تقدیس کر رہی ہوتی ہیں۔ یعنی اگر وہ خود قدوس ہیں اور عیب سے پاک وجود ہیں جیسا کہ خدا نے جس وجود کو بھی پیدا کیا ہے اس کو عیوب سے پاک فرمایا ہے تو ان کی یہ حالت جو ہے وہ تسبیح ہی کی حالت ہے۔ لیکن قرآن کریم کی بعض دوسری آیات سے پتہ چلتا ہے کہ تسبیح تو وہ کرتے ہیں لیکن تم لوگوں کو سمجھ نہیں آتی۔ مثلاً پرندے بھی تسبیح کر رہے ہیں۔ شعور خواہ ادنیٰ ہو، خواہ اعلیٰ ہو۔ وہ اپنے شعور کی حد تک تسبیح کرتا ہے۔ تو پرندے بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہے ہوتے ہیں اور جیسا کہ بعض کہاوتوں میں بتایا گیا ہے چکور 'سبحان تیری قدرت' کہتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ 'سبحان تیری قدرت' نہ کہے مگر جب وہ بولتا ہے تو اپنی دانست میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہی بیان کر رہا ہوتا ہے اور وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَھُمْ۔ تم ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”پھر بعد اس کے جزوی طور پر مخلوق پرستوں کو ملزم کیا اور اُن کا خطا پر ہونا ظاہر فرمایا۔ اور کہا ﴿قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ هُوَ الْغَنِيُّ﴾......الخ۔ یعنی بعض لوگ کہتے ہیں کہ خدا بیٹا رکھتا ہے حالانکہ بیٹے کا محتاج ہونا ایک نقصان ہے۔ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۹۷-۲۹۸ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

"ہم خداتعالیٰ کو محدود نہیں سمجھتے اور نہ ہی خدا محدود ہو سکتا ہے۔ ہم خداتعالیٰ کی نسبت یہ جانتے ہیں کہ جیساوہ آسمان پر ہے ویساہی زمین پر بھی ہے"۔

اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک دعا تھی کہ اے خدا جیسا تو آسمان پر ہے ویسا ہی زمین پر بھی ہو جا۔ مگر قرآن کریم یہ بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو ہر جگہ ہے جیسا آسمان پر ہے ویسا ہی زمین پر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کا تعلق عام مخلوق کے ساتھ ہے وہ ہر ایک سے سانجھا تعلق ہے۔ خدا کی بارش برستی ہے اچھے برے سب پر برستی ہے اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور دنیاوی فضل نازل ہوتے ہیں تو اچھوں بروں سب پر نازل ہوتی ہیں مگر بعض خاص تعلق جو صرف اس کے پاک بندوں سے اللہ تعالیٰ کا تعلق ظاہر ہوتا ہے وہ جتنا بھی اس کے قریب ہوتا چلا جائے ان کے لئے خاص تعلق ظاہر ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایک اپنے ذاتی تجربے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں: "تب وہ ان سے ایسا قریب ہو جاتا ہے جیسا کہ ان کے اندر ہی سے بولتا ہے"۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کے ایسا قریب ہو جاتا ہے کہ وہ اندر سے بھی بولتا ہے اور باہر سے بھی بولتا ہے۔ "یہ اس میں ایک عجیب بات ہے کہ باوجود دور ہونے کے وہ نزدیک ہے"۔ اب اس مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام یوں بیان فرمارہے ہیں "باوجود دور ہونے کے وہ نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دُور ہے۔ وہ بہت ہی قریب ہے مگر پھر بھی نہیں کہہ سکتے کہ جس طرح ایک جسم دوسرے جسم سے قریب ہوتا ہے" اسی طرح وہ قریب ہے۔ "اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی چیز بھی ہے۔ وہ سب چیزوں سے زیادہ ظاہر ہے مگر پھر بھی وہ عمیق در عمیق ہے۔ جس قدر انسان سچی پاکیزگی حاصل کرتا ہے اسی قدر اس کے وجود پر اس کو اطلاع ہوتی ہے۔ سو جاننا چاہئے کہ اصل بات یہ ہے کہ خداتعالیٰ نہایت درجہ قدوس ہے۔ وہ اپنی تقدیس کی وجہ سے ناپاکی کو پسند نہیں کرتا اور چونکہ وہ رحیم و کریم ہے اس واسطے نہیں چاہتا کہ انسان ایسی راہوں پر چلے جن میں اس کی ہلاکت ہو۔ پس یہ اس کے جذبات ہیں جن کی بنا پر مذہب کا سلسلہ جاری ہے۔ اب ان کا نام خواہ آپ کچھ ہی رکھ لو"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۶۱-۲۶۲ جدید ایڈیشن)

اب اللہ تعالیٰ کے 'جذبات' کہنا یہ معنی نہیں کہ جس طرح انسانی جذبات ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے جذبات ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بندوں سے جو سلوک ہے وہ یہ ہے اور اب اس سلوک کا جو مرضی نام رکھ لو۔ سلوک تو بہرحال یہی رہے گا کہ جو پاک ہے اس سے اللہ تعالیٰ تعلق جوڑتا ہے اور جو ناپاک ہو وہ خود اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق قطع کر لیتا ہے۔

اب سورۃ الحشر کی ۲۴ ویں آیت ہے:

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ. سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ﴾۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، کامل غلبہ والا ہے، ٹوٹے کام بنانے والا ہے (اور) کبریائی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک الہام بھی اس مضمون کا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ ٹوٹے کام بناتا ہے اور اپنے بنائے کام توڑ بھی دیا کرتا ہے۔ تو خداتعالیٰ کی ان دونوں قدرتوں سے ڈرتے رہنا چاہئے اور دعا کرتے رہنا چاہئے۔ 'قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹے کام بناوے۔ بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے'۔ غالباً مدراس کے سیٹھ صاحب کے لئے دعا کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام ہوا تھا۔ تو جو کام اتنا اعلیٰ درجہ کا ہو وہ جب خدا فیصلہ کر لے کہ وہ اب نہیں چلے گا تو اچھے سے اچھے کام بالکل ٹوٹ کر بکھر جاتے ہیں۔ اور ٹوٹے ہوئے کام بن جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ قادر بارگہ ہے وہی ان بھیدوں کو جانتا ہے۔

صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ طیب ہے اور طیب کے علاوہ کسی کو قبول نہیں فرماتا۔

شرح صحیح مسلم از امام نوویؒ میں اس حدیث کی تشریح میں قاضی عیاض کا یہ قول درج ہے کہ طیب، اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے جس کا معنی ہے نقائص سے پاک اور یہ قدوس کے معنوں میں آتی ہے۔ طِیبؔ کا اصل معنی ہے پاکیزگی، طہارت، اور خبث سے سلامتی۔

علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ان احادیث میں سے ہے جو اسلام کی بنیاد اور احکام کا مدار ہیں۔ فیض القدیر میں لکھا ہے کہ قُدُّوس کا مطلب ہے نقائص اور تغیر سے پاک"۔ یعنی صرف نقائص سے نہیں بلکہ تغیر سے بھی۔ "قدوس کا لفظ قُدس یعنی پاکیزگی سے فُعُول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے"۔ یعنی بہت زیادہ قدوسیت والا۔ "بعض نے کہا ہے کہ قدوسیت کی حقیقت یہ ہے کہ کسی تغیر کے قبول کرنے سے بالاتر ہونا"۔

تفسیر قرطبی میں ابن العربیؒ کا یہ قول درج ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ اپنی تمام قدرت اور قوتِ کاملہ کی بناء پر ابتدا میں کسی چیز کی موجودگی کے بغیر مخلوق کو تخلیق فرماتا ہے"۔ تو بالکل ظاہر و باہر ہے کہ جب کچھ بھی نہیں ہو تب بھی خداتعالیٰ مخلوق کو تخلیق فرماتا ہے۔ "نیز اپنے عظیم لطف و کرم اور حکمت بالغہ کے نتیجہ میں ایک موجود چیز سے دوسری چیز بھی پیدا کرتا ہے"۔ اب یہ فاطر اور تخلیق کا فرق ہے۔ فَاطِرُ السَّمٰوٰت ہے یعنی کوئی چیز بھی نہ ہو اس سے وہ پیدا کرنے والا ہے اور چیزیں جب ایک دفعہ بن جائیں تو پھر ان سے مزید بہت سی ترقی یافتہ صورتیں ظاہر ہونی شروع ہو جائیں یہ خداتعالیٰ کی تخلیق کے تابع ہے۔

علامہ فخر الدین رازی سورۃ الحشر کی اس آیت کی تفسیر کے تحت تحریر کرتے ہیں کہ:

"اَلْقُدُّوْس اور اَلْقَدُّوْس دونوں طرح پڑھا جاتا ہے"۔ یعنی ق کی پیش سے بھی اور ق کی زبر سے بھی۔ "اور یہ اس ذات کے لئے بولا جاتا ہے جو اپنی ذات میں، اپنی صفات میں، اپنے افعال میں، اپنے احکام میں اور اپنے اسماء میں انتہائی مُنَزَّہ ہو"۔ یعنی کسی قسم کی بھی کوئی خرابی اس کی ذات میں نہ پائی جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"اَلْقُدُّوْسُ: تمام ان اسباب عیوب سے پاک جن کو حِس دریافت کر سکے۔ یا خیال تصور کرے یا وہم اس طرف جا سکے۔ یا قلبی قویٰ سمجھ سکیں"۔ (تصدیق براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۵-۲۵۵)

تمام ان اسباب عیوب سے پاک جن کو حس دریافت کر سکے۔ جتنا مرضی غور کرو کہ فلاں عیوب، فلاں عیب، فلاں قسم کی کمزوری خدا میں پائی جا سکتی ہے کہ نہیں۔ تو جتنا بھی تم غور کرو گے ہر کمزوری سے اللہ تعالیٰ کو پاک پاؤ گے۔ اور وہم بھی جس طرف جائے اس سے بھی پاک ہے۔ یا قلبی قویٰ سمجھ سکیں۔ اب قلبی قویٰ وہ ہیں جو ذہنی قویٰ سے الگ ہوتے ہیں۔ دل بھی اگر کوئی کمزوری تجویز کرے تو اللہ تعالیٰ اس کمزوری سے بھی پاک ہے۔

امراء وصدر صاحبان کی خدمت میں التماس

جیسا کہ قبل ازیں امراء وصدر صاحبان جماعت کی خدمت میں بذریعہ سرکلر یہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے سالِ رواں میں قائدین مجالس کا انتخاب ہونا ہے۔ آئندہ دو سال یعنی یکم نومبر ۲۰۰۱ء سے ۳۱ اکتوبر ۲۰۰۳ء تک کیلئے قائدین کا انتخاب کروایا جانا مقصود ہے۔ اس تعلق میں قواعد انتخاب و دیگر تفصیلات قبل ازیں بذریعہ ڈاک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ اعلان ہذا کے ذریعہ تمام امراء وصدر صاحبان جماعت کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ اولین فرصت میں ہی اپنی اپنی جماعتوں میں انتخاب کروا کر رپورٹ سے دفتر خدام الاحمدیہ بھارت کو مطلع فرمائیں۔ اگر کسی جگہ قواعد انتخاب پر مشتمل سرکلر نہ پہنچا ہو تو بھی انتخاب کروائیں۔ انتخاب کے متعلق جملہ معلومات دستور اساسی خدام الاحمدیہ میں درج ہیں۔ جملہ امراء وصدر صاحبان سے تعاون کی درخواست ہے۔ اور قائدین علاقائی سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ کی مجالس کا اس پہلو سے جائزہ لیں گے۔ اور بروقت قائد کے انتخاب کو یقینی بنائیں تا کہ مجلس کے کام متاثر نہ ہوں۔ جزاکم اللہ

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

تبلیغ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:" وہ چونکہ قدوس اور پاک ہے اس کی قدوسیت اور پاکی کا تقاضا ہے کہ دنیا میں نیکی پھیلے۔ ورنہ انسان اگر بے قید ہو کر بدی اور گناہ کرے گا اور ممنوعات شرعیہ کا ارتکاب کرے گا تو اس کا وبال بھی خود ہی برداشت کرے گا۔ خدا تعالیٰ کا اس میں کچھ نقصان نہیں"۔(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۵۹۷ جدید ایڈیشن)

حقیقت یہی ہے کہ ہر بدی کا گناہ تو انسان خود ہی اٹھاتا ہے اور کسی دوسرے کو وہ گناہ برداشت نہیں کرنا پڑتا۔ اپنے گناہوں کی پاداش میں خود ہی مصیبت کو جھیلتا ہے۔ لیکن اس ضمن میں جو روایات میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہیں ان سے ایک خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ وہ تو قدوس اور قادر ہے۔ ایسا انسان جو قدوس نہ ہو اپنے اندر کسی قسم کی ناپاکی رکھتا ہو اس سے خدا تعالیٰ کا تعلق قائم نہیں ہو سکتا۔ یہ غلط نتیجہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس تشریح کو غلط قرار دیتے ہیں۔ بلکہ آپؐ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے ہر بندہ سے تعلق ہے اور کوئی اس کی مخلوق ایسی نہیں جس میں کوئی نہ کوئی خوبی نہ پائی جائے۔ تو وہ اگر بدیوں کی وجہ سے اپنا تعلق توڑ لیتا تو کائنات میں سے ہر مخلوق سے خدا تعالیٰ کا تعلق ٹوٹ جاتا۔ مگر وہ نیکیوں پر نگاہ رکھتا ہے اور ان کی وجہ سے وہ تعلق قائم کر لیتا ہے۔ اب اس ضمن میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ حدیث آتی ہے کہ ایک دفعہ جا رہے تھے تو راستے میں کوئی گدھا مرا ہوا تھا۔ باقی صحابہ جو ساتھ تھے انہوں نے برائیاں شروع کر دیں اس کا پیٹ دیکھو کیسا پھولا ہوا ہے۔ کیسا مکروہ لگ رہا ہے۔ جب وہ ساری برائیاں بیان کر چکے تو حضرت علیؓ نے کہا دیکھو اس کے دانت کتنے شفاف ہیں۔ تو اپنا تعلق خدا تعالیٰ کی صفات کے مطابق اس کی اچھی خوبی سے کر لیا۔ مگر یہ بہت ہی پیاری ادا تھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔ اور آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق ہر مخلوق کی کوئی نہ کوئی خوبی ضرور ہوتی ہے جس سے وہ تعلق رکھتا ہے۔ اور اسی خوبی کی بنا پر خدا تعالیٰ کا اپنی ہر مخلوق سے تعلق ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اسلام کا خدا ایسا قدوس اور قادر ہے کہ اگر تمام دنیا مل کر اس میں کوئی نقص نکالنا چاہے تو نہیں نکال سکتی۔ ہمارا خدا تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا خدا ہے۔ وہ ہر ایک نقص اور عیب سے مبرا ہے کیونکہ جس میں کوئی نقص ہو وہ خدا کیونکر ہو سکتا ہے اور اس سے ہم دعائیں کس طرح مانگ سکتے ہیں۔ اور اس پر کیا امیدیں رکھ سکتے ہیں۔ وہ تو خود ناقص ہے نہ کہ کامل۔ لیکن اسلام نے وہ قادر اور ہر ایک عیب سے پاک خدا پیش کیا ہے جس سے ہم دعائیں مانگ سکتے ہیں اور بڑی بڑی امیدیں پوری کر سکتے ہیں"۔(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۸۶ جدید ایڈیشن)

اسی ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اور حوالہ ہے:

"اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْس یعنی وہ خدا بادشاہ ہے جس پر کوئی داغِ عیب نہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ انسانی بادشاہت عیب سے خالی نہیں۔ اگر مثلاً تمام رعیت جلاوطن ہو کر دوسرے ملک کی طرف بھاگ جاوے تو پھر بادشاہی قائم نہیں رہ سکتی"۔ اب دیکھو افغانستان میں کیا ہو رہا ہے۔ کتنی قہر والی بادشاہی تھی لیکن اب سارے افغان وہاں سے بھاگ کر دوسرے ملکوں میں پناہ لے رہے ہیں۔ بادشاہت کے لئے پیچھے کیا رہ جائے گا۔ وہی جو مغلوب تھے وہ تو بھاگ گئے اور نیا آکر بسنے والا وہاں کوئی نہیں ملتا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ انسانی بادشاہت کا کیا حال ہے۔ اگر رعیت بھاگ بھاگ کر دوسرے ملکوں میں چلی جا رہی ہے۔ اب احمدی جو ہجرت کر رہے ہیں پاکستان سے وہ بہر حال پاکستان کی رعیت کم ہو رہی ہے۔ دیکھو کتنے دماغ ہیں احمدیوں کے جو باہر نکل گئے ہیں۔ ان دماغوں سے پاکستان بہت استفادہ کر سکتا تھا مگر ان کی بدقسمتی ہے کہ انہوں نے قدر نہیں کی۔ تو فرمایا:"یا اگر مثلاً تمام رعیت قحط زدہ ہو جائے تو پھر خراج شاہی کہاں سے آئے اور اگر رعیت کے لوگ اس سے بحث شروع کر دیں کہ تجھ میں ہم سے زیادہ کیا ہے تو وہ کون سی لیاقت اپنی ثابت کرے"۔ اب بعینہ یہی حال پاکستان میں ہو رہا ہے۔ جنرل مشرف سے پوچھ رہے ہیں کہ تم میں ہم سے زیادہ کیا بات ہے۔ تم کسی لائق نہیں ہو کہ ہم پر حکومت کرو۔ تو یہ چیزیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھی تھیں وہ عملی دنیا میں بعینہ ویسے ہی نظر آتی ہیں۔ مگر آپؑ فرماتے ہیں:"پس خدا تعالیٰ کی بادشاہی ایسی نہیں ہے۔ وہ ایک دم میں تمام ملک کو فنا کر کے اور مخلوقات پیدا کر سکتا ہے"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۳۔۳۷۴)

اب قرآن کریم میں یہ آیت موجود ہے جس کی طرف دراصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بغیر ترجمہ کے اشارہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم سب لوگ بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر تُل جاؤ تو وہ تمہاری بجائے دوسری مخلوق پیدا کر سکتا ہے جو تم جیسی نہیں ہو گی۔ اور قرآن کریم میں ایک جگہ تو فرمایا ہے کہ پیدا کر سکتا ہے۔ اور دوسری جگہ فرمایا ہے وہ پیدا کر دے گا۔ اس میں کوئی شرط نہیں ہے۔ تو حیرت انگیز کلام ہے جو مستقبل کے دور ترین امکانات کو بھی زیر بحث لاتا ہے اور اس کے متعلق بھی کلام کرتا ہے۔

اب سورۃ الجمعہ کی یہ آیت ہے:

﴿يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ﴾۔

(سورۃ الجمعہ:۲)

اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ وہ بادشاہ ہے، قدوس ہے، کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ ایک خاص بات یہ بیان فرماتا ہے کہ ﴿يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ﴾ کہ وہ براہ راست اصلاح فرماتا ہے۔ یعنی انتظار نہیں کرتا کہ بندے اس کی حکمت سیکھ لیں۔ وہ براہ راست اپنی قدوسیت سے تزکیہ نفس کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا مزکی ہونا اس بات کا محتاج نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے مزکی کہا ہے تو یہ اس بات کا محتاج نہیں ہے کہ پہلے اس کی حکمت کی باتیں سیکھیں۔ اس کے علم کی باتیں سیکھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق تو قرآن کریم نے ہر جگہ یہی بیان فرمایا ہے کہ وہ براہ راست جب تلاوت آیات کرتا ہے تو ساتھ ہی تزکیہ نفس بھی۔ ﴿يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ﴾ وہ آیات کی تلاوت کرتے ہی ساتھ ہی ان کا تزکیہ شروع کر دیتا ہے۔ اب یہ بھی ایک عجیب باریک نکتہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق دعائیں کیں انہوں نے يُزَكِّيْهِمْ کا فعل سب سے آخر پر رکھا۔ یہ نہیں کہا کہ وہ تلاوت کے ساتھ ہی تزکیہ کرتا ہے بلکہ پہلے علم پھر حکمت کی باتیں بیان فرمائیں کہ حکمت وغیرہ بیان کرتا ہے۔ اس کے بعد آخر پر فرمایا کہ جب یہ سب کچھ ان کو علم ہو جائے تو پھر وہ تزکیہ کرے گا۔ اب اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو الٹا دیا ہے۔ تزکیہ کو پہلے رکھ دیا ہے اور باقی باتوں کو بعد میں رکھ دیا ہے تو بہت ہی گہرا مضمون ہے جو قرآن کریم کی شان کو دوبالا کرنے والا اور یہ بتاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس سے بڑھ کر شان کے نبی تھے جس قسم کے نبی حضرت ابراہیمؑ نے طلب کئے تھے۔ انہوں نے اپنے فہم کے مطابق جو بہت زیادہ تھی بہت غور کے بعد جس قسم کا نبی مانگا وہ ایسا نبی تھا جو تزکیہ سے پہلے ان کو علم دے گا، ان کو حکمت دے گا ان کو تقویٰ دے گا اور جب یہ سب باتیں پیدا ہو جائیں گی تو پھر ان کا تزکیہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

(امانت داری عزت ہے)

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان 248-5222,248-1652,243-0794

رہائش 237-0471, 237-8468

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES

AMBASSADOR

&

MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET

CALCUTTA- 700072 ☎2370509

وعلیٰ آلہ وسلم اس شان کے نہیں، وہ اس سے افضل شان کے ہیں۔ وہ تو تلاوت کے ساتھ ہی تزکیہ شروع کردیتے ہیں۔ ﴿یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾ یہ بعد کی باتیں ہیں یُزَکِّیْهِمْ کا مضمون پہلے آتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"جن پاک الفاظ سے اس کو شروع کیا گیا ہے۔ اگر کم از کم اُن الفاظ پر ہی غور و فکر کی جاتی تو مجھے امید ہوتی ہے کہ اسماء الٰہی میں تو کم از کم ٹھوکر نہ لگتی۔ وہ پاک الفاظ جن سے اس سورۃ کا شروع ہوتا ہے۔ یہ ہیں ﴿یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ﴾ جو کچھ زمین و آسمان میں ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں۔ اس اللہ کی جو اَلْمَلِكِ ہے اور اَلْقُدُّوْس ہے اور اَلْعَزِیْز ہے اور اَلْحَكِیْم ہے"۔

آپؓ مزید فرماتے ہیں: (وہ) "اَلْقُدُّوْس ہے۔ اُس کی صفات و حمد میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو نقصان کا موجب ہو۔ بلکہ وہ صفات کاملہ سے موصوف اور ہر نقص اور بدی سے منزّہ اَلْقُدُّوْس ہے۔

قرآن شریف پر تدبر نہ کرنے کی وجہ سے کہو یا اسماء الٰہی کی فلاسفی نہ سمجھنے کی وجہ سے۔ غرض یہ ایک غلطی پیدا ہو گئی ہے کہ بعض وقت اللہ تعالیٰ کے کسی فعل یا صفت کے ایسے معنے کر لئے جاتے ہیں جو اس کی دوسری صفات کے خلاف ہوتے ہیں۔ اس کے لئے مَیں تمہیں ایک گُر بتاتا ہوں کہ قرآن شریف کے معنے کرنے میں ہمیشہ اس امر کا لحاظ رکھو کہ کبھی کوئی معنے ایسے نہ کئے جاویں جو صفات الٰہی کے خلاف ہوں۔ اسماء الٰہی کو مد نظر رکھو اور ایسے معنے کرو اور دیکھو کہ قدوسیت کو بٹہ تو نہیں لگتا۔ لغت میں ایک لفظ کے بہت سے معنے ہو سکتے ہیں اور ایک ناپاک دل انسان کلام الٰہی کے گندے معنے بھی تجویز کر سکتا ہے"۔ اگر وہ لغت کے مختلف معنوں پر نظر رکھے اور ان میں سے گندے معنوں کو چن لے۔ "اور کتاب الٰہی پر اعتراض کر بیٹھتا ہے۔ مگر تم ہمیشہ یہ لحاظ رکھو کہ جو معنے کرو اس میں دیکھ لو کہ خدا کی صفت قدوسیت کے خلاف تو نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ کے سارے کلام حق و حکمت کے بھرے ہوئے ہوتے ہیں جس سے اس کی اور اس کے رسول اور عامۃ الناس کی عزت و بڑائی کا اظہار ہوتا ہے"۔ (حقائق الفرقان جلد ۴ صفحہ ۸۳۔۸۴)

آخر پر مَیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خطبہ الہامیہ میں سے ایک اقتباس پیش کرتا ہوں:

"میرا قدم خدا تعالیٰ کی راہ میں تیز چلنے والے اونٹوں سے بھی تیز تر ہے۔ پس مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس نہ کرو اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ۔ اور اپنے تئیں شک اور جنگ کے ساتھ ہلاک مت کرو۔ اور مَیں مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں اور وہ سورج ہوں جس کو دشمنی اور کینہ کا دھواں چھپا نہیں سکتا۔ کوئی ایسا شخص تلاش کرو جو میری مانند ہو۔ ہرگز نہیں پاؤ گے اگرچہ چراغ لے کر بھی ڈھونڈو۔ اور یہ کوئی فخر نہیں بلکہ اس خدا کی نعمتوں کا شکر ہے"۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ سنت تھی کہ جب اپنے متعلق کوئی بڑائی بیان کرتے تھے جو خدا تعالیٰ نے بیان فرمائی ہو تو بڑائی کرتے کرتے ساتھ ہی کہتے تھے "لَافَخْرَ" یہ فخر نہیں ہے۔ یہ حقیقت کا اظہار ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنے آقا کی سنت کے پیش نظر بہت ہی عظیم الشان باتیں اپنے متعلق بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں "مجھے کوئی فخر نہیں بلکہ "خدا کی نعمتوں کا شکر ہے جس نے اس نونہال کو لگایا ہے اور میں نور کے پانی کے ساتھ غُسل دیا گیا ہوں اور الٰہی پاکیزگی کے چشمہ میں پاکیزہ کیا گیا ہوں۔ اور صاف کیا گیا ہوں تمام مَیلوں اور کدورتوں سے۔ اور میرے ربّ نے میرا نام احمد رکھا ہے پس میری تعریف کرو اور مجھے دشنام مت دو۔ اور اپنے امر کو نااُمیدی کے درجہ تک مت پہنچاؤ"۔ (خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۵۲۔۵۳)

✿✿✿ ✿✿✿ ✿✿✿

درخواست دعا

مکرم حکیم الدین خان صاحب ساکن نزگاؤں اپنی اہلیہ اور بچوں کی صحت و سلامتی درازئ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔ (مینجر)

☆..... خاکسار کے بڑے بھائی کے لڑکے عزیزم ارسلان طفیل کی صحت و سلامتی اور نیک خادم دین بننے، اور بڑی لڑکی عزیزہ فرزانہ طفیل کی پڑھائی میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت ۵۰ روپے۔
(راجہ جمیل احمد معلم)

☆.. خاکسار کے والد محترم عبدالرحمٰن صاحب صدر جماعت احمدیہ کرڈاپلی ایک سال ہوا فالج ہو جانے پر علیل ہیں۔ علاج جاری ہے۔ خدا کے فضل سے کافی افاقہ ہے۔ فالج کا معمولی اثر دائیں ہاتھ اور منہ پر باقی ہے۔ بات کرتے وقت لکنت ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں بھی جماعت کا کام بدستور حسب توفیق کر رہے ہیں۔

میرا بھتیجا عزیزم ظہیر الدین احمد وقف نو کی عمر چھ سال ہو چکی ہے۔ تا حال چلنا پھرنا مشکل ہے۔ بات بھی صحیح طریق پر نہیں کر پا رہا ہے۔ نہایت نحیف اور دبلا پتلا ہے۔ علاج جاری ہے۔ والد صاحب اور بھتیجے ہر دو گی شفائے کاملہ عاجلہ کیلئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر-/۱۰۰) (عبدالحفیظ معلم وقف جدید)

دعائے مغفرت

● خاکسار کے والد محترم مقبول حسین صاحب آف کیرنگ مورخہ ۰۱-۸-۶ کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون والد صاحب نہایت نیک سیرت، مہمان نواز اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے احباب کرام سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔
(مسرور حسین ناصر کیرنگ اڑیسہ)

● خاکسار کی بیٹی نیلوفر نواز آف جماعت احمدیہ کیرنگ جو ابھی صرف دس سال کی تھی مورخہ ۰۱-۷-۳ کو اس دار فانی سے رحلت کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (قمر الحق، کیرنگ، اڑیسہ)

ولادت

خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ رفیقہ قمر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 11/9/01 کو دوسری لڑکی عطاء کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے۔ نیز خادم دین بنا دے۔ (ملک محمد اقبال)

بقیہ صفحہ: (۱۵)

ایرانی آتشکدے، بت خانے اور ان کا کلچر سب کچھ درہم برہم ہو گئے۔

۳- ایران کے نامی گرامی مشہورِ عالم جنگباز، رستم، ژال اور نامور سردار پیوند خاک کر دیئے گئے۔

۴- ایران کے سبھی سرکش، خودسر اور رؤسا جو قدیم سے عربوں پر حکمرانی کرتے آ رہے تھے۔ انہی عربوں کے ہاتھوں مغلوب ہو گئے۔ اور عربوں کے ہی ماتحت ان کی رعایا بنا دیئے گئے۔

۵- ریگزارِ عرب میں قائم خانہ کعبہ تمام مورتیوں اور اصنام سے پاک کیا گیا۔ اور انبیاء علیہم السلام کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مکہ میں بنا کردہ کعبۃ اللہ مسلمانوں کا قبلہ ٹھہرایا گیا۔

۶- نہ صرف یہ کہ مسلمان مجاہدین ایران کے حکمران بنا دیئے گئے، بلکہ ارد گرد کے ممالک مدائن طوس، بلخ اور دوسرے ممالک کے والی اور حاکم بنا دیئے گئے۔

۷- ریگستان عرب سے ظاہر ہونے والے پیغمبر آخر زمان کو قرآن مجید جیسی کامل، عالمگیر شریعت عطا کی گئی اس کامل اور تا قیامت روحانی ضروریات پورا کرنے والے ضابطۂ حیات میں ایسا کامل ربط ہے کہ خداوند کریم نے اس کی ہر آیت کو واؤ کے ذریعہ ایک آیت کو اگلی پچھلی آیت سے جوڑ دیا ہے۔ ہر سورت کو اگلی اور پچھلی سورت سے باندھ دیا ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ ایک آیت کے مضمون کا اگلی پچھلی آیات سے گہرا ربط ہے۔

ایک سورۃ کا مضمون اگلی اور پچھلی سورتوں کے مضامین سے ہم آہنگ ہے یہ رابط مضمون کے تسلسل کی تشریح و تفسیر کرتا چلا جاتا ہے۔ گویا پورے قرآن کے مضامین میں ایک مربوط ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ اس کلام اللہ کی ہر بات متعدد پہلو رکھتی ہے۔ اس کے مطالب فصیح و بلیغ و بسیط ہیں۔ قیامت تک سامنے آنے والی دینی ضروریات کا استنباط اسی کلام کے مختلف معانی رکھنے والے پہلوؤں سے وقتاً فوقتاً ہوتا رہے گا۔

پیشگوئی کے الفاظ سے مترشح ہوتا ہے کہ یہی کلام اللہ خاتم الکتب ہے۔ کیونکہ پہلوی زبان کے الفاظ "آئین ہو دم ہن بلزبدہ" میں معانوی وسعت پائی جاتی ہے۔

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: 629443

بقیہ: درس القرآن از صفحہ نمبر 1

میں سے پیدا ہوئے یہاں تک کہ آخر یہ سلسلۂ خلافت چودھویں صدی میں حضرت مسیح پر ختم ہوا۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ کسی قوم موجودہ کو مخاطب کرنے سے ہرگز یہ لازم نہیں آتا کہ وہ خطاب قومِ موجودہ تک ہی محدود رہے۔ بلکہ قرآن کریم کا تو یہ بھی محاورہ پایا جاتا ہے کہ بسا اوقات ایک قوم کو مخاطب کرتا ہے مگر اصل مخاطب کوئی اور لوگ ہوتے ہیں۔ جو گزر گئے یا آئندہ آنے والے ہیں"۔

(شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۲۵،۳۲۶)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ جماعت سے بھی اللہ کے وعدے ہیں لیکن یہ خیال کرکے لوگ جلدی مایوس ہو جاتے ہیں کہ ہم پر مسلسل ظلم ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ موسیٰ کے ساتھ بھی خلافت کا وعدہ تھا مگر موسیٰ اسی برس کی عمر تک بیابانوں میں پھرتے رہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ بعض وقت قوم مخاطب ہوتی ہے اور مراد بعد کے لوگ ہوتے ہیں۔ جو بیابانوں میں پھرتے رہے ان کی گریہ و زاری کو قبول کرکے آخر ان کی اولاد کو ارضِ موعود کا وارث بنادیا۔

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:

"قرآن شریف کی رو سے سلسلہ محمدیہ سلسلہ موسویہ سے ہر ایک نیکی اور بدی میں مشابہت رکھتا ہے۔ اسی کی طرف ان آیتوں میں اشارہ ہے کہ ایک جگہ یہود کے حق میں لکھا ہے ﴿فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ﴾۔ دوسری جگہ مسلمانوں کے حق میں لکھا ہے ﴿لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ﴾۔ ان دونوں آیتوں کے یہ معنے ہیں کہ خدا تمہیں خلافت اور حکومت عطا کرکے پھر دیکھے گا کہ تم راستبازی پر قائم رہتے ہو یا نہیں۔ ان آیتوں میں جو الفاظ یہود کے لئے استعمال کئے ہیں وہی مسلمانوں کے لئے۔ یعنی ایک ہی آیت کے نیچے ان دونوں کو رکھا ہے۔ پس ان آیتوں سے بڑھ کر اس بات کے لئے اور کون سا ثبوت ہو سکتا ہے کہ خدا نے بعض مسلمانوں کو یہود قرار دے دیا ہے اور صاف اشارہ کر دیا ہے کہ جن بدیوں کے یہود مرتکب ہوئے تھے یعنی علماء ان کے، اس اُمت کے علماء بھی انہیں بدیوں کے مرتکب ہوں گے۔ اور اسی مفہوم کی طرف آیت ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ﴾ میں بھی اشارہ ہے"۔ (تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۳)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس زمانہ کے نئے یہود سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی اتنی واضح پیشگوئیاں ہیں کہ آدمی پڑھ کر حیران ہو جاتا ہے کہ کس صفائی کے ساتھ آپؐ نے ان کا نقشہ بیان فرمایا ہے۔ آج کل کے علماء کا جو حال ہے اس پر مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یہودیوں کے بادشاہوں کے ان مثیلوں کا جو اسلام میں پیدا ہوئے جیسا کہ ان دو بالمقابل آیتوں سے جن کے الفاظ باہم ملتے ہیں سمجھا جاتا ہے اور وہ یہ ہیں:

یہود کے بادشاہوں کی نسبت: ﴿قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ﴾۔ (الجزو ۹ سورۃ الاعراف صفحہ ۲۲۵)

اسلام کے بادشاہوں کی نسبت: ﴿ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ﴾۔ (الجزو ۱۱ سورۃ یونس صفحہ ۳۳۵)

یہ دو فقرے یعنی ﴿فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ﴾ جو یہودیوں کے بادشاہوں کے حق میں ہے اور اس کے مقابل پر دوسرا فقرہ یعنی ﴿لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ﴾ جو مسلمانوں کے بادشاہوں کے حق میں ہے صاف بتلا رہے ہیں کہ ان دونوں قوموں کے بادشاہوں کے واقعات بھی باہم متشابہ ہوں گے۔ سو ایسا ہی ظہور میں آیا اور جس طرح یہودی بادشاہوں سے قابل شرم خانہ جنگیاں ظہور میں آئیں اور اکثر کے چال چلن بھی خراب ہو گئے یہاں تک کہ بعض ان میں سے بدکاری، شراب نوشی، خونریزی اور سخت بے رحمی میں ضرب المثل ہو گئے۔ یہی طریق اکثر مسلمانوں کے بادشاہوں نے اختیار کئے۔ ہاں بعض یہودیوں کے نیک اور عادل بادشاہوں کی طرح نیک اور عادل بادشاہ بھی بنے جیسا کہ عمر بن عبدالعزیز"۔

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۰۶۔۳۰۷)

پھر لیکچر سیالکوٹ میں آپؑ فرماتے ہیں:

"ایک جگہ مسلمانوں کے آخری زمانہ کے لئے قرآن شریف نے وہ لفظ استعمال کیا ہے جو یہود کے لئے استعمال کیا تھا یعنی فرمایا ﴿فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ﴾ جس کے یہ معنے ہیں کہ تم کو خلافت اور سلطنت دی جائے گی مگر آخری زمانہ میں تمہاری بداعمالی کی وجہ سے وہ سلطنت تم سے چھین لی جائے گی جیسا کہ یہودیوں سے چھین لی گئی تھی"۔ (لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۱۳)

مزید فرماتے ہیں:

"﴿وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ﴾ یہ آیتیں بھی اس کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ ایک ان میں سے اہل اسلام کی نسبت ہے اور ایک یہود کی نسبت۔ پس مقابلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ہر طرح کا انعام کروں گا اور پھر دیکھوں گا کہ کس طرح شکر کرتے ہو۔ اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ اہل یہود کو کونسی بڑی مصیبت تھی۔ تو وہ دو بڑی مصیبتیں ہیں۔ ایک یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا گیا اور ایک یہ کہ محمد ﷺ کا انکار کیا گیا۔ پس مماثلت کے لحاظ سے مسلمانوں کے لئے بھی وہی دو انکار لکھے تھے۔ مگر وہاں شمار میں الگ دو وجود تھے اور یہاں نام الگ الگ ہیں مگر وہ وجود جس میں ان دونوں کا بروز ہوا ایک ہی ہے"۔ یعنی مسیح موعودؑ بحیثیت مسیح حضرت عیسیٰ کے بروز ہیں اور بحیثیت مہدی آنحضرتؐ کے بروز ہیں۔

"ایک بروز عیسوی اور ایک محمدی۔ اور صرف نام کے لحاظ سے اہل اسلام یہود کے بروز اس طرح سے قرار پائے کہ انہوں نے مسیح اور محمد ﷺ کا انکار کر دیا اور وہ مماثلت پوری ہو گئی اور آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ اس اُمت میں بروزی طور پر وہی کرتوت یہودیوں والی پوری ہونی تھی اور یہ اس طرف اشارہ کرتی تھیں کہ آنے والا دو رنگ لے کر آوے گا اسی لئے مہدی اور مسیح کے زمانہ کی علامات ایک ہی ہیں اور ان دونوں کا فعل بھی ایک ہی ہے"۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۳۳ مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۵۸،۲۵۹)

آیت ۱۳۱: کی تشریح میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پھلوں والا نقصان تو عام ہوتا رہتا ہے لیکن بعض موقعوں پر یہ محض نشان کے طور پر آتا ہے۔ فرعون کے ساتھ جو ہوا وہ بطور نشان تھا۔ فرعون کے وقت میں ابتلا کے وقت وہ کہتے تھے کہ موسیٰ دعا کرو انہیں یقین تھا کہ ان کی دعا سے ابتلا ٹل جائے گا۔ یہ خصلت ہے ان کی کہ ایمان بھی رکھتے ہیں اور کفر بھی۔ جب خوف آتا تو کفر دور ہو جاتا تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے ﴿بِالسِّنِيْنَ﴾ کی لغوی تشریح میں بتایا کہ سنین سے مراد قحط سالی ہے اور ﴿اَخَذْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ﴾ سے مراد سالہاسال کی بھوک اور قحط ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"میں نے بارہا سنا ہے کہ مجرموں کی گرفتاری کا جناب الٰہی میں ایک وقت ہوتا ہے۔ ابن لیلیٰ کی کچہری میں ایک شخص کو سزا دی گئی۔ اس نے کہا یہ میرا پہلا جرم تھا۔ سزا ہلکی دینی چاہئے تھی۔ آپ نے سزا بڑھادی۔ وجہ یہ بتائی کہ اس نے جھوٹ بولا ہے کیونکہ اگر یہ پہلی دفعہ کرتا تو پکڑا کیوں جاتا۔ خدا نے خود فرمایا ہے ﴿وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ﴾ (الشوریٰ: ۳۱)"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ بہت ہی عمدہ استنباط کیا ہے۔ کئی دفعہ چور پکڑا نہیں جاتا۔ اسے حوصلہ ہو جاتا ہے اور اسے مہلت ملتی رہتی ہے مگر جب باز نہیں آتا تو آخر پکڑا جاتا ہے۔

اسی طرح آپ فرماتے ہیں: "﴿بِالسِّنِيْنَ﴾: معلوم ہوا کہ قحط سالی اور کمی پیداوار اس لئے ہوتی ہے کہ لوگ ذکر الٰہی میں مشغول ہوں۔ خدا کی قدرتوں سے لوگ ایسے غافل ہوتے ہیں کہ ہمارے حضرت صاحب فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص کہہ دے کہ امریکہ میں ایسی کل نکلی ہے جس سے درخت چلتے ہیں، پھر بولتے ہیں تو وہ مان لیتے ہیں مگر انبیاء کی نسبت ایسی باتیں سن کر صاف انکار کر دیتے ہیں"۔

(بحوالہ حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۲۲۵،۲۲۶)

آیت ۱۳۲ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ان کے پاس کوئی بھلائی آتی تھی تو وہ کہتے تھے کہ یہ ہمارے لئے ہے اور جب انہیں کوئی برائی پہنچتی تو وہ اسے موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی نحوست قرار دیتے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہی سلوک جماعت احمدیہ سے ہو رہا ہے۔ جب کوئی اچھائی ہو تو اسے اپنی طرف منسوب کرتے ہیں اور جب کوئی مصیبت پڑے تو کہتے ہیں یہ احمدیوں کی نحوست کی وجہ سے ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے ﴿يَطَّيَّرُوْا﴾ کی حل لغات پیش کرتے ہوئے بتایا کہ تَطَيَّرَ فُلَانٌ وَالطَّيْرُ کا مطلب ہے کسی پرندہ سے شگون لینا۔ طیر کے لفظ سے بدشگونی کا اس لئے استعمال ہوا ہے کہ ابتداء میں کسی پرندے کی حرکت سے کسی نے شگون لیا تو اس سے یہ استعمال چل نکلا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب موسم بدلتے ہیں تو کثرت سے پرندے اڑتے ہیں تو پرندوں کی حرکت سے شگون لیتے کہ اب مصیبتیں آنے والی ہیں۔

الازہری کہتے ہیں کہ شُؤم کے لئے طَائِر طَیر اور طِیَرَۃ کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں کیونکہ عربوں کی عادت تھی کہ پرندے کو اڑاتے تھے اور پھر اس کی اڑان سے فال لیتے تھے۔ اس لئے وہ بدشگونی کو طائر طیر اور طِیَرَۃ کے نام سے موسوم کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبان سے لوگوں کو بتایا کہ ان پرندوں کے ذریعہ فال لینا باطل ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا لَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَ۔ حضورؐ نے فال لینے کو تو قائم رکھا مگر پرندوں وغیرہ کے ذریعہ بدشگونی لینے کو باطل قرار دیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی برکت سے لوگ طاعون سے بچتے تھے مگر الزام آپ کو دیتے تھے کہ آپ کی وجہ سے طاعون آئی ہے۔ حالانکہ طاعون سے مارے وہ مخالف خود جاتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں تو یہ بات کھل کر واضح ہو گئی کہ کون منحوس ہے اور کون نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہی استنباط فرماتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: "بعض آدمیوں نے کہا ہے کہ یہ طاعون گویا ہماری شامت اعمال کا نتیجہ ہے۔ یہ آواز کوئی نئی آواز نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی کہا گیا تھا ﴿وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ﴾ مگر مجھے یہ تعجب ہے کہ یہ لوگ طاعون کو ہماری شامت اعمال کا نتیجہ بتاتے ہیں۔ لیکن مبتلا خود ہوتے ہیں حالانکہ اگر شامت اعمال تھی تو چاہئے تھا کہ طاعون کی خبر تم کو دی جاتی۔ مگر یہ کیا ہوا کہ خبر بھی ہم کو دی گئی اور موتیں تم میں ہوتی ہیں۔ برخلاف اس کے ہماری حفاظت کا وعدہ کیا جاتا اور اسے ایک نشان ٹھہرایا جاتا ہے۔ کچھ تو خدا سے ڈرو"۔

(الحکم جلد ۲ نمبر ۳۷ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۳)

آیت ۱۳۳: اس کی تشریح میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہر نبی کے مخالفین اپنے وقت کے نشانات کو جادو ہی کہتے ہیں کیونکہ وہ معجزات و نشانات

ان کی سمجھ سے باہر ہوتے ہیں۔

آیت ۱۳۴: اس کی تشریح میں حضور نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ کے زمانہ میں بارشوں کی وجہ سے نچلے علاقوں میں جو بیماریاں پیدا ہوئیں اور کئی قسم کے جانور مینڈکوں وغیرہ نے بہت زور مارا۔ یہی آسمان سے جاری ہونے والی قدرتیں ایک موقعہ پر آکر نشان بن جاتی ہیں۔ اور نشان اس طرح بنتی ہیں کہ خدا ان کے متعلق پہلے سے خبر دیتا ہے۔ مثلاً طاعون کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ طاعون تو آتے رہتے ہیں مگر مجھے پہلے سے کس طرح خبر مل گئی اور میرے آدمی کس طرح محفوظ رہے ہیں۔ پس حضرت موسیٰ کے وقت میں بھی آپ کے آدمی مقابلۃً محفوظ رہے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ کے زمانے کی تاریخ ہمارے پاس محفوظ نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی سنت تو ہمارے پاس محفوظ ہے۔ یقیناً حضرت موسیٰؑ کی امت سے استثنائی سلوک ہوا ہوگا اور وہ جو عذاب آئے ان سے ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ہوگا یا شاذ کے طور پر پہنچا ہوگا تاکہ لوگ ان میں اور دوسروں میں فرق کو دیکھ لیں۔

حضور ایدہ اللہ نے لفظ ﴿الطُّوفَانُ﴾ کی حل لغات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اَلطَّوْفُ کسی چیز کے گرد چکر لگانا۔ جنّ، خیال اور حادثہ کو بطور استعارہ طائف کہا جاتا ہے۔ ﴿الطُّوفَانُ﴾ وہ مصیبت یا حادثہ جو انسان کو چاروں طرف سے گھیرے میں لے لے۔ جب بھی ایسی بلائیں ہوں جو قوم کو گھیرے میں لے لیں اور نکلنے کی راہ نہ چھوڑیں تو ان کے لئے عربی میں لفظ طوفان استعمال ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے ﴿الْجَرَادُ﴾ کی لغوی تحقیق بھی پیش فرمائی۔ ﴿الْجَرَادُ﴾ ٹڈی۔ اس کا واحد جَرَادَةٌ ہے۔ جَرِدَ الْاَرْضُ ٹڈی دل زمین سے گھاس چٹ کر گئی اور زمین ننگی ہو گئی۔ ہوسکتا ہے جَرَادٌ جَرْدٌ سے مشتق ہو جس کے معنی ننگا کرنے کے ہیں۔ اور چونکہ ٹڈی زمین کی روئیدگی کو کھا کر اسے ننگا کر دیتی ہے اس لئے جَرَاد کہا گیا۔ اَرْضٌ مَجْرُوْدَةٌ وہ زمین جس کی روئیدگی ٹڈیوں نے کھا کر صاف کر دی ہو۔

(مفردات امام راغب)

اسی طرح ﴿الْقُمَّلُ﴾ کے متعلق فرمایا کہ اَلْقُمَّلُ: صِغَارُ الذُّبَابِ چھوٹی مکھیاں۔ اَلْقَمْلُ جوں۔ رَجُلٌ قَمِلٌ۔ جس کے سر میں جوئیں پڑ جائیں اسے رَجُلٌ قَمِلٌ کہتے ہیں۔ اِمْرَأَةٌ قَمِلَةٌ: صَغِیْرَةٌ قَبِیْحَةٌ۔ چھوٹے قد کی بدصورت عورت۔ (مفردات امام راغب)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"﴿الطُّوفَانُ﴾: بہت سیلاب پانی کا۔ نوح کے قصہ میں آتا ہے ﴿فَاَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ﴾ (عنکبوت: ۱۵)۔ طوفان موت اور طاعون کو بھی کہتے ہیں۔ اَلْجَرَادُ: جرد کہتے ہیں چھیل دینے کو۔ ﴿الْقُمَّلُ﴾: کھٹمل، سوس، ٹڈی دل کے چھوٹے بچے، چچڑی۔ ﴿الدَّمُ﴾: نکسیر کا مرض۔ بعض کہتے ہیں پانی گندہ ہو کر سرخ ہو جاتا تھا۔ یہ معنے بھی صحیح ہیں۔ بحر احمر مشہور ہے۔"

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۳۰/ستمبر ۱۹۰۹ء)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس پانی میں سرخ مٹی اوپر کے پہاڑوں کی شامل ہو گئی تھی جس کی وجہ سے وہ خون نظر آتا تھا۔ اس خوف کی وجہ سے وہ ڈر گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ایسے عذاب ہمیشہ نازل ہوا کرتے ہیں۔ ہماری عمر میں بارہا ٹڈی دل آیا اور کھیت والوں کے لئے عذاب کا باعث ہوا۔ جب کثرت سے بارشیں ہوتی ہیں اور نشیب زمین نمناک ہو جاتی ہے وہاں مینڈک علی العموم پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب عفونت زیادہ ہو جاتی ہے وہاں قسم قسم کے ہوام (کیڑے مکوڑے) حشرات الارض، چچڑیاں بہت پیدا ہو جاتی ہیں اور یہ سب عذاب ہیں۔"

(بحوالہ حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۲۲۷)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب پہلے سے پیشگوئیاں ہوں تو یہی عذاب بنتے ہیں ورنہ یہ موسموں کے ردوبدل ہیں۔

چونکہ عام طور پر درس میں یہ دستور ہے کہ ہر اتوار کو آخری پندرہ منٹ میں حاضرین کو درس سے متعلق امور میں سوال کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ چنانچہ حضور کے ارشاد پر کہ اگر کسی نے سوال دریافت کرنا ہو تو وہ کر لے۔ دو سوال پیش ہوئے جن کے حضور ایدہ اللہ نے جوابات ارشاد فرمائے۔ مزید کوئی سوال نہ ہونے کی وجہ سے حضور نے فرمایا کہ بقیہ وقت میں ہم درس کو جاری رکھتے ہیں۔

چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الاعراف کی آیت ۱۳۵ کی تلاوت و ترجمہ کرتے ہوئے بتایا کہ جب بھی ان پر عذاب نازل ہوتا تو وہ کہتے اے موسیٰ ہمارے لئے اپنے رب سے اس وعدہ کے نام پر جو اس نے تیرے ساتھ کیا ہے دعا کر۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جو پیشگوئیاں کرنے والا ہے اسی سے ان کے بد اثرات کو دور کرنے کا مطالبہ بھی کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی ایسا ہی ہوا۔ طاعون کی پیشگوئی تو آپؑ نے کی تھی اور لوگ کئی دفعہ طاعون کے مریض کو اٹھا کر آپؑ کے پاس لے آتے تھے اور پھر آپؑ کی دعا سے انہیں شفا بھی ہو جاتی تھی۔ پس حضرت موسیٰ کا واقعہ اس دور میں بھی پورا ہو چکا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس آیت کے اہم الفاظ کی حل لغات بھی پیش فرمائی۔ لفظ ﴿وَقَعَ﴾ کے تعلق میں فرمایا کہ اَلْوُقُوْعُ کسی چیز کا ثابت ہونا، کسی چیز کا نیچے گرنا۔ وَقَعَ الطُّيُوْرُ پرندے گر پڑے۔ اَلْوَاقِعَةُ ایسا سانحہ جس میں سختی ہو، قرآن کریم میں ہے ﴿سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ﴾۔ وَقَعَ الْمَطَرُ بارش ہوئی۔

حضور نے رِجز کے معنی بھی بتائے۔ ﴿الرِّجْزُ﴾ کے اصل معنی اضطراب کے ہیں اور اسی سے رَجَزَ الْبَعِيْرُ ہے۔ جس کے معنی ہیں ضعف کے سبب چلتے اونٹ کی ٹانگیں کپکپا گئیں۔ نَاقَةٌ رَجْزَآءُ اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو کمزوری کے باعث چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ﴿عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ﴾ میں لفظ رِجز زلزلہ کی طرح کے عذاب سے کنایہ ہے۔ اور ﴿وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ میں بعض نے کہا کہ یہاں رِجز سے مراد بُت ہیں۔ اور بعض نے اس سے ہر وہ عمل مراد لیا ہے جس کا نتیجہ عذاب ہو۔ اور گناہ کو بھی انجام کے لحاظ سے عذاب کہا جا سکتا ہے۔ اور ﴿وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ﴾۔ اس میں ﴿رِجْزَ الشَّيْطٰنِ﴾ سے مراد خواہشات نفسانی ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ اس سے کفر، بہتان طرازی اور فساد انگیزی وغیرہ گناہ مراد ہیں۔ اور شعر کی ایک بحر کا نام بھی رَجَز ہے جس میں شعر پڑھنے سے زبان میں اضطراب سا معلوم ہوتا ہے۔

آیت ۱۳۷: کی تشریح میں حضور ایدہ اللہ نے ﴿اَغْرَقْنٰهُمْ﴾ کے تحت لفظ غَرَق کے لغوی معنی بیان فرمائے۔ اَلْغَرَقُ پانی میں تہہ نشین ہو جانا، کسی مصیبت میں گرفتار ہونا۔ غَرِقَ فُلَانٌ يَغْرَقُ غَرَقًا فلاں پانی میں ڈوب گیا۔ قرآن کریم میں ہے ﴿حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ﴾۔ استعارہ کے طور پر احسان کے زیر بار ہونے کے لئے بھی اَلْغَرَقُ آتا ہے۔ فُلَانٌ غَرِقَ فِیْ نِعْمَةِ فُلَانٍ۔ اسی طرح ﴿الْيَمِّ﴾ کے متعلق فرمایا کہ یہ لفظ دریا کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور سمندر کے لئے بھی۔ ﴿دَمَّرْنَا﴾ کے تحت فرمایا کہ اَلتَّدْمِيْرُ کے معنی ہیں کسی چیز پر ہلاکت لا ڈالنا۔

آیت ۱۳۸: ﴿وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ ...... الخ﴾ کے تحت حضور نے فرمایا کہ امام رازی کہتے ہیں کہ ﴿مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا﴾ کے معنی میں مفسرین نے اختلاف کیا ہے۔ بعض کے نزدیک مَشارِق سے مراد ارض شام کے مَشارِق اور مَغارِب سے مراد ارض مصر کے مَغارِب ہیں۔ کیونکہ یہی علاقے فرعون کے زیر تسلط تھے"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں مشرق نہیں بلکہ مشارق فرمایا ہے۔ اسی طرح مغرب نہیں بلکہ مغارب فرمایا ہے۔ اس میں پیشگوئی تھی کہ آئندہ زمانہ میں کئی قسم کی مشرقیں ہونگی اور بہت سی مغربیں ہونگی جیسے مشرق وسطی، مشرق بعید وغیرہ۔ اسی طرح کوئی مغرب انگلستان سے لے کر یورپ تک رہتی ہے اور کوئی امریکہ تک جا نکلتی ہے۔

امام رازی کہتے ہیں کہ: "﴿بٰرَكْنَا فِيْهَا﴾ سے مراد ہے ان علاقوں میں زرخیزی اور وسعت رزق پیدا کی گئی ہے اور یہ وصف ارض شام میں ہی پایا جاتا ہے"۔ حضور نے فرمایا کہ اور بھی بہت سی زمینیں ہیں جو بہت زرخیز ہیں۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی تفسیر کے حوالہ سے فرمایا کہ:

"بے بس، نہایت خاکسار، بنی اسرائیل کے گھرانے کے خاتم الانبیاء رسول، مسیح ابن مریم علیہما السلام کے قسی القلب دشمن کدھر گئے۔ کوئی ان کا پتہ بتا سکتا ہے؟ ان "بے ایمان"، "سانپوں"، اور "سانپوں کے بچوں" پر فتویٰ لگ گیا۔ ان پر حکم ہو چکا اور حضرت مسیح علیہ السلام کے اتباع جس جاہ و حشم کے ساتھ جناب مسیح علیہ السلام کے منکروں پر حکمران ہیں اس سے ہند والے کیا تمام آباد دنیا بے خبر نہیں"۔

(تصدیق براہین احمدیہ صفحہ ۸)

"اور ہم نے انہی لوگوں کو جنہیں وہ ضعیف سمجھتے تھے، زمین (مکہ) کی مشرقوں اور مغربوں کا وارث بنایا"۔ (فصل الخطاب حصہ دوم صفحہ ۸ بحوالہ حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۲۲۷)

درس کا وقت ختم ہونے کی وجہ سے آج کے درس کا یہیں اختتام ہوا۔

(مرتبہ: ابو لبیب)

اعلان نکاح

مورخہ ۰۱-۱۱-۱۰ کو مسجد اقصیٰ قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے عزیزہ زبیدہ شیریں صاحبہ بنت مکرم محمد احمد غوری صاحب ساکن حیدر آباد کا نکاح مکرم سید انوار احمد صاحب ابن مکرم سید ظفر احمد صاحب ایڈووکیٹ ساکن برکھوئی بہار کے ساتھ ۵۱۰۰۰ روپے حق مہر پر پڑھا۔ اعانت ۱۰۰ روپے۔

(تنویر احمد خادم قادیان)

☆ ...... مورخہ ۰۱-۱۱-۱۰ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے عزیزہ مکرمہ ڈاکٹر مسرت الماس صاحبہ بنت مکرم مزمل احمد خان صاحب ساکن کیرنگ (اڑیسہ) حال مقیم بوکارو کا نکاح مکرم سید خلیل احمد صاحب آئی۔اے۔ایس ابن مکرم ڈاکٹر سید خورشید احمد صاحب ساکن ارول (بہار) کے ساتھ ایک لاکھ روپے حق مہر پر بعد نماز مغرب وعشاء مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔ احباب سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔

(سید تنویر احمد ایڈووکیٹ قادیان)

بشارت پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

از کتبِ دین زرتشت نبی

مکرم خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش ہندی قادیان

ایران کا قدیم مذہب، دینِ زرتشت، پارسی مجوسی دھرم اور آتش پرست ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ اس مذہب کی قدیم کتب دو دفتروں میں منقسم ہیں۔ ۱-ژنداوستا ۲-دساتیر۔ان دونوں کے آگے پھر دو دو حصے ہیں۔ ۱-ژند ۲-مہاژند-۲-دساتیر۔ ۱-خورد دساتیر ۲-دساتیر کلاں۔ پارسیوں کا ایک گروہ ژنداوستا کو زیادہ مستند مانتا ہے تو دوسرا گروہ دساتیر کو ترجیح دیتا ہے۔

دساتیر کلاں میں مہہ آباد نامہ ساسان اوّل سے لے کر ساسان پنجم تک پندرہ نامے شامل ہیں۔ان پندرہ میں ساسان اوّل کے نامہ میں ہادیٔ اعظم پیغمبر معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بارے میں نہایت روشن مصفٰی اور پاکیزہ پیشگوئی موجود ہے۔ جو پہلوی اور فارسی دونوں زبانوں میں ژنداوستا اور سفرنگ دساتیر دونوں کتب میں ہے۔اگر چہ دونوں گروہوں، ژند اور دساتیر کے حامیوں میں اسناد کے لحاظ سے کوئی اختلاف ہوتو ہو،لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے خوشخبری میں دونوں گروہ متفق اور متحد ہیں۔

ساسان اوّل کے نامہ میں عربی نبی کے بارے خوشخبری دساتیر دفتر دوئم میں پہلوی زبان میں چھپی ہوئی ہے۔دساتیر کا یہ نسخہ اس لئے مستند ہے کہ یہ نسخہ ناصرالدین قاچار شہنشاہ ایران کے عہد میں ایران میں شائع ہوا۔ پھر اُسے ملاں فیروزالدین منصّف ''دبستان مذاہب'' نے بڑی محنت اور پوری صحت سے بمبئی سے شائع کیا۔

یہی پیشگوئی سفرنگ دساتیر ۱۲۸۰ صفحہ ۱۸۸،۱۹۰،۱۹۱ پر تفصیل سے فارسی میں شائع ہوئی ہے۔سفرنگ دساتیر کا یہ نسخہ جناب محمد نجف علی خان صاحب باشندہ جھجر نے امیر میرزا صاحب دہلوی کی فرمائش پر مطبع ''سراجی'' میں باہتمام عنایت علی صاحب ۱۲۸۰ میں طبع کروایا تھا۔

اہل ایران پر اتمام حجّت

حضرت زرتشت کے کلام میں اہل ایران کے گمراہ ہو جانے اور اصل دین کو ترک کرنے کا تفصیل سے ذکر ملتا ہے کہ ایک گروہ اپنے آپ کو پیغمبر کا جانشیں کہے گا،اوران کے کلام کو اپنی طرف سے جاری کرے گا۔دوسرا گروہ اپنے آپ کو بادشاہ قرار دے گا۔ وہ لوگ تلبیس ،فریب، جنگ و جدل،قتل و غارت میں مبتلا ہو جائیں گے۔ ایرانیوں میں راستبازی اور سرداری نہیں رہے گی۔تب ریگزارِ عرب میں ایک پیغمبر مبعوث ہوگا۔سفرنگ دساتیر [illegible]

ساسان اوّل آیت ۵۳

[illegible] کا متن از دساتیر۔ [illegible] بزبان پہلوی

آ[illegible] ۵۴-چم چیم کا جام کمند ہزتوار جیام ورتاہ ہیتال [illegible]

۵۵-یو ہزار تسامام ہو ہیرناک، و نیرتاک و سمیراک وامیراک سردیم ارتد۔

۵۶-ہوند ہردر کتام یتودام۔

۵۷-بیردن فہ شای نیار و سیمار کسوار آبادلی جوار ہدہ نیوستا۔

۵۸-وہوز دہوش شنشور۔وفرا آب شور۔

۵۹-وتد راہند شای سیمار ام مدیر وانتو رام ہام دینغو دو نیواک وشایام شمناد۔

۶۰-وہا ہیم ہار ہشیام ورتاہ پامد ہرتال و سمین ہودم ہن بلزیدہ۔

آیت ۵۷ کی قدرے تشریح کرتے ہوئے حضرت ساسان کہتے ہیں کہ ریگ زار عرب میں جو ابراہیم کا بنایا ہوا گھر ہے۔اس میں ستاروں کی مورتیاں رکھی ہوئی تھیں۔اسی طرف منہ کر کے وہ لوگ نماز ادا کریں گے اور مورتیاں وہاں سے اٹھادیں گے۔

پیشگوئی کا متن از سفرنگ دساتیر ۱۲۸۰ مطبوعہ مطبع سراجی بزبان فارسی۔

آیت ۵۳- اینک نشانِ روزے بدرسید، راستکاری وجانساری در ایرانیاں نماند۔

۵۴- چنیں کارہا کنند، از تازیاں مردی پیدا شود،یعنی از ملک عرب مردی ہویدا شود واین اشارت است بہ پیغمبر آخر زمان علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

۵۵- کہ از پیروانِ او دیہم وتخت کشور و آئین ہمہ برافتد۔یعنی پیروان وتابعانِ او کہ صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم السلام باشند ہمہ سلطنت ایرانیاں وکیش انان برہم زنند نشانے از ان نمانند و ہمچنیں شد۔

۵۶-وشوند سرکشان زیردستان یعنی عرب کہ از قدیم زیر دستان وفرمان پزیران پادشاہانِ ایران بوداند چیرہ وغالب شوند۔

۵۷-بیبید بجائے پیکر گاہ وآتش کدہ خانہ آباد بی پیکر شدہ نماز بُردن سو یعنی بت خانہ کہ دران صورتہائے ستارگان باشد و آتشکدہ ہا برافتند وبیت المعمور کہ کعبۃ اللہ باشد تہی شود از اصنام وقبلہ نماز آں مردم شود۔ وخود بتفسیر ع[illegible] خانہ کے درتازیان است در ریگ ہاماوران ساختہ آباد است و درآن پیکر ہا اختران بود گوید شود ان خانہ نماز بردن سو بردارند ازان پیکر ہا قولہ ہاماوران باء ہوز باالف ومیم وفتحہ واو وراء مہملہ باالف ونون زمین یمن کہ متعلق ممالک عرب است قولہ ساختہ آباد است۔ازیں عبارت مستنبط میشود کہ آباد نام حضرت ابراہیم علیٰ نبینا علیہ السلام است زیرا کہ۔آن خانہ کہ از اصنام خالی شدہ قبلہ نماز اہل اسلام است بنا کردہ حضرت ابراہیم ست۔کہ در ایام جاہلیت درآن بت ہا داشتہ بودند چوں نورِ اسلام تابیدو آں مکان مقدس بدا پرستاران رادر دست افتاد، اصنام بخاک سپردند وآن خانہ را قبلہ صلوٰۃ کردند۔والی الان ہست....

۵۹-وبارستانند جائے آتش کدہ ہائے مداین و گردہائے آن وتوس وبلخ و جاہائے بزرگ یعنی بر ممالک ایران و جز آن غالب شوند چنانکہ شدند و سطوتِ اسلامی اظہر من الشمس است۔

۶۰-وآئین گرایشان مردے باشد سخن دردخن او درہم پیچیدہ یعنی ہر گفتارش چند پہلو داشتہ باشد وایں نجوائے او نیست جوامع الکلام است یعنی دادہ شدم گفتاری کہ معانی متعددہ باستخراج قواعد کلامی ازان برآید وسود بارگفتار ہا ازان بارد۔

ترجمہ:-۵۳- جب ایسے بُرے ایام آئیں گے،ایرانیوں میں راست بازی اور سرداری نہیں رہے گی۔

۵۴-اور جب وہ ایسے بُرے کام کریں گے،تو عربوں میں سے ایک شخص پیدا ہوگا۔یعنی عرب ملک سے ایک مرد ظاہر (مبعوث) ہوگا اور یہ اشارہ ہے۔ پیغمبر آخرزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف۔

۵۵-کہ اس کے پیروکاروں سے ایران کا تاج وتخت اور سلطنت اور شریعت سب کچھ درہم برہم ہو جائے گا یعنی اس کے پیروکار اور فرمانبردار جو کہ صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم ہونگے۔وہ اہل ایران کی ساری سلطنت اور ان کے مسلک کو اُلٹ پلٹ دیں گے۔یعنی وہ اُن سب کے مالک ہوجائیں گے۔

۵۶-اور ایران کے سرکش لوگ مغلوب ہو جائیں گے۔یعنی عرب لوگ جو کہ قدیم زمانہ سے ایران کے بادشاہوں کے ماتحت اور فرمانبردار چلے آرہے تھے وہی ایرانیوں پر غالب اور بالادست حاکم ہوجائیں گے۔اور ایسا ہوکر رہے گا۔

۵۷،۵۸- آتش کدہ اور شوالہ (بت خانہ) مورتیوں سے پاک ہوجائیگا۔تب ابراہیم کے عبادت خانہ کو قبلہ بنا کر اس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کیا کریں گے۔یعنی وہ بت خانہ (کعبہ) کہ اس میں ستاروں کی تصاویر (بت) ہونگی۔اور آتش کدے درہم برہم ہو جائیں گے۔اور آباد گھر جو کہ کعبۃ اللہ ہوگا۔وہ مورتیوں سے پاک اور خالی ہو جائے گا۔ اوران لوگوں کا نماز کا قبلہ ہو جائے گا۔یعنی وہ گھر جو عرب کے ریگستان میں آباد ہے۔اوراس میں ستاروں کی مورتیاں تھیں۔ان مورتیوں کو اٹھادیں گے۔اور اس گھر کی طرف منہ کر کے نماز ادا کریں گے۔اس عبارت سے استنباط ہوتا ہے کہ آباد نام سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں، کیونکہ وہ گھر جو مورتیوں سے خالی ہو کر قبلہ نماز اہل اسلام ٹھہرا۔وہ حضرت ابراہیم کا بنا کردہ ہے کہ اس میں ایام جاہلیت میں مورتیاں رکھی ہوئی تھیں۔جب نورِ اسلام چمکا۔اور وہ مقدس مکان خداپرستوں کے ہاتھ آیا۔تو مورتیوں کو سپرد خاک کیا گیا اور اسے قبلہ صلوٰۃ بنایا گیا،اور وہ اب تک ہے۔

۵۹- اور وہ ایران، مدائن،توس اور بلخ اور بڑے بڑے مقاماتِ مقدسہ اور اس کے اردگرد کے ممالک پر قابض ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اورسطوت اور شوکت اسلام اظہر من الشمس ہے۔

۶۰-اوران کا شارع (نبی) سخن ور ہوگا۔اور اس کا کلام باہم ربط رکھنے والا اور بلیغ ہوگا۔یعنی اس (کلام) کی ہر بات متعدد پہلو رکھتی ہوگی۔یعنی قواعد کلام کے مدنظر اس کلام سے متعدد معانی نکلیں گے۔

یعنی ہر ایک شخص اپنے مطلب کیلئے اس کی طرف رجوع کریگا۔

پیشگوئی کا ظہور

حضرت زرتشت نبی کی پیشگوئی سیدنا حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم،صحابہ کرام اور اسلام کے وجود میں پوری ہوئی پیشگوئی کی ہر بات واضح، روشن اور ظاہر ہے کہ ہر نیک انسان سمجھ سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ایسے زمانہ میں ہوا کہ عرب کے شمال مشرق میں کسریٰ کی ایرانی حکومت اور شمال مغرب میں قیصر کی رومی سلطنت تھی۔ یہ دونوں اس زمانے میں دنیا کی سب سے بڑی اور سب سے طاقتور منظم حکومتیں تھیں۔ فارس پر شہنشاہ کسریٰ خسرو پرویز بن ہرمز حکمران تھا، جو بڑی شان و شوکت والا اور جاہ وجلال کا مالک تھا۔اس نے جنگ میں روما کے شہنشاہ قیصر سے کئی علاقے فتح کر کے ایرانی سلطنت میں شامل کر لئے تھے۔عرب پر اس کا تسلط تھا۔بحرین میں کسریٰ کی طرف سے منذر بن ساوی گورنر مقرر تھا۔اور یمن میں رئیس یمن گورنر تھا۔ایسے ماحول میں زرتشت نبی کی پیشگوئی ایران کے خلاف غلبہ اسلام کے پورا ہونے کا بظاہر کوئی امکان نہ تھا۔

آنحضرتؐ کا شہنشاہ ایران کسریٰ خسرو پرویز کو دعوت اسلام دینا

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہان کسریٰ اور شہنشاہ قیصر روم کو دعوت اسلام دیتے ہوئے تبلیغی خطوط بھجوائے۔ چنانچہ شہنشاہ کسریٰ ایران کے خط میں القاب ''خداوند بخشندہ و بزرگ و برتر...'' کی بجائے صرف ''رئیس ایران'' تحریر کیا۔ جب یہ مکتوب دربار میں ترجمان نے کسریٰ کو پڑھ کر سنایا۔تو وہ آگ بگولہ ہوگیا۔اور یہ کہتے ہوئے آنحضرت کا خط پھاڑ کر پُرزے کردیا۔کہ ''ہمارا غلام ہو کر ہمیں اس طور سے مخاطب کرتا ہے'' جلد ہی اپنے بحرین کے گورنر منذر بن ساوی کو حکم بھیجا کہ عرب کے مدعی نبوت کو گرفتار کروا کر دربار کسریٰ میں بھجوا دیا جائے۔ (شہنشاہ ایران خسرو پرویز کے لئے بہتر تھا کہ وہ ایک نبی کا مقابلہ کرنے کی بجائے اپنے ہی ساسان خاندان کے بزرگ ساسان اوّل کے ذریعہ کی گئی زرتشت نبی کی پیشگوئی کی عزت کرتا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آتا۔اس کا تخت وتاج قائم رہتا اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے ہمیشہ نوازا جاتا)

جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خط پھاڑے جانے کی خبر پہنچی تو آپ کو دُکھ ہوا فرمایا کہ ''اب یہ لوگ خود ریزہ ریزہ کردیئے جائیں گے'' جلد ہی حالات نے پلٹا کھایا۔قرآن مجید کی پیشگوئی الروم آیات ۳ تا ۷ کے مطابق قیصر روم،شہنشاہ ایرانی کسریٰ پر غالب آیا۔ایرانیوں کی بدعملی، بدکاری اور بے دینی کے باعث وہ تمام باتیں پوری ہوئیں جن کا پیشگوئی میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔

۱-چنانچہ عرب میں مبعوث ہونے والے پیغمبر کا نور وجلال چمکا۔

۲-صحابہ رضوان اللہ علیہم السلام کے فاتحانہ حملوں کے سبب ایران کا نظام سلطنت مذہب ومسلک

باقی صفحہ (7) پر ملاحظہ فرمائیں

مجلس انصار اللہ امریکہ کی نویں مجلس شوریٰ

اور بیسویں سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

﴿رپورٹ:-سید ساجد احمد قائد اشاعت مجلس انصار اللہ امریکہ﴾

مجلس انصار اللہ امریکہ کی نویں مجلس شوریٰ ۱۹ اکتوبر ۲۰۰۱ء کو مسجد بیت الرحمٰن SILVER SPRING میری لینڈ میں منعقد ہوئی۔ ۷۵ نمائندگان ملک کے ہر حصہ سے تشریف لائے۔ مجلس شوریٰ کا انعقاد بعد نماز جمعہ ہوا اور اس کی کاروائی رات گئے تک جاری رہی۔ مکرم ناصر محمود صاحب ملک صدر مجلس انصار اللہ امریکہ نے اپنے افتتاحی خطاب میں انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا۔ مکرم ڈاکٹر وجیہ باجوہ صاحب قائد عمومی مجلس انصار اللہ امریکہ نے شوریٰ میں غور کے لئے منتخب تجاویز پیش کیں۔ مکرم شیخ عبدالواحد صاحب قائد مال نے آئندہ سال کا بجٹ پیش کیا چار سب کمیٹیاں بنائی گئیں جنہوں نے تجاویز پر غور کر کے اپنی رپورٹیں پیش کیں اور ان کی رپورٹ پر نمائندگان نے اپنی آراء پیش کیں۔

اس سال کی مجلس شوریٰ کا آخری اور اہم حصہ صدر مجلس کا انتخاب تھا جو مکرم مسعود احمد صاحب ملک جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ امریکہ کی صدارت میں ہوا۔

مجلس انصار اللہ کا بیسوں سالانہ اجتماع ۱۹ اور ۲۱ اکتوبر ۲۰۰۱ء کو مسجد بیت الرحمٰن سلور اسپرنگ میری لینڈ میں منعقد ہوا۔ کئی سو انصار ملک کے دور و نزدیک سے اس اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ افتتاحی اجلاس بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔ مکرم ناصر محمود صاحب ملک نے حاضرین کو خوش آمدید کہا اور اجتماع کی روحانی اہمیت اور احیائے ایمان میں اس کے کردار کو اجاگر کیا۔ مولانا سید شمشاد احمد صاحب ناصر مبلغ سلسلہ نے اپنے افتتاحی خطاب میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انصار کی ذمہ داریوں کی وضاحت فرمائی۔ دوران اجتماع متعدد علمی مقابلے ہوئے۔ اور ایک بہت ہی دلچسپ مقابلہ معلومات عامہ کا انصار کی ٹیموں کے درمیان ہوا۔ نیز متعدد ورزشی مقابلے بھی ہوئے جن میں بعض آئٹم انصار کی بے حد تفریح طبع کا باعث بنے۔

دوران اجتماع انصار نے اپنا وقت ذکر الہی، پروگراموں میں شمولیت، اور ایک دوسرے سے مل کر برادرانہ اخوت کے تعلقات مضبوط کرنے میں گزارا۔ ہر دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ اجلاسات تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئے اور اجتماعی دعاؤں سے اختتام پذیر ہوئے۔

مسجد بیت الرحمٰن کے لنگر خانے کے منتظمین نے تینوں روز بڑی محنت اور محبت سے خورونوش کا نہایت اعلیٰ انتظام کیا۔ ناشتے، ظہرانے اور عشائیے کے علاوہ مختلف اوقات پر چائے ٹھنڈے پانی اور بیکری کی اشیاء بھی مہیا کیں۔ مشرقی اور مغربی دونوں طرز کے کھانے اور پھل میسر کئے گئے۔

بذریعہ ہوائی جہاز آنے والوں کو ایرپورٹ سے لانے اور واپس لے جانے کا بھی عمدہ انتظام تھا۔ دوران قیام مقامی احباب نے اپنے گھر دور دراز سے آنے والے مہمانوں کی رہائش کے لئے پیش کئے۔

شوریٰ اور اجتماع کے تینوں روز موسم بہت خوشگوار رہا۔ اختتامی اجلاس میں محترم ناصر محمود صاحب ملک صدر مجلس انصار اللہ امریکہ نے سالانہ رپورٹ پیش کی مکرم منیر حمید صاحب نائب امیر اور مکرم مسعود احمد صاحب ملک جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ امریکہ نے انعامات تقسیم کئے۔ مکرم مسعود احمد ملک صاحب جنرل سیکرٹری جماعت امریکہ نے اختتامی خطاب سے نوازا انہوں نے انصار اللہ کو نصیحت کی کہ وہ واپس جاکر اجتماع میں حاضر نہ ہو سکنے والوں کو اجتماع کی برکات و فیوض سے آگاہ کریں تا اگلے سال حاضری اس سے بھی زیادہ ہو۔ نیز آپ نے خصوصیت سے تبلیغ اور تربیت اولاد سے متعلق انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ یو.ایس.اے. کے لئے دعا کی درخواست کی مکرم منیر حمید صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ یو.ایس.اے نے اختتامی دعا کروائی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ حسب سابق اعلیٰ کارکردگی پر ملک بھر میں اول آنے والی مجلس ٹرائلی اینگل کو علم انعامی دیا گیا۔ دوران اجتماع تبلیغی اور تربیتی ورکشاپ بھی منعقد ہوئے۔ مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر اور مکرم مختار احمد صاحب چیمہ نے حاضرین کو اپنی قیمتی آراء سے مستفیض کیا۔☆......☆......☆

افسوس مکرم ذوالفقار احمد صاحب وفات پاگئے

خاکسار کے سسر محترم ذوالفقار احمد صاحب (دوکاندار) ولد محترم شیخ محمود احمد صاحب مرحوم مورخہ ۲-۱۲-۰۱ بروز اتوار تقریباً دس بجے بوقت شب ۶۱ سال کی عمر میں اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۱۹۴۰ء کی آپ کی پیدائش تھی ۱۹۵۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی قادیان کی آبادی کے اضافہ کی تحریک پر آپ قادیان آگئے تھے اور تادم زیست قادیان کے ہی ہو کر رہ گئے اور ایک بار بھی کبھی واپس اپنے وطن کا منہ نہ دیکھا۔ مرحوم نہایت قانع، دیانت دار، نیک فطرت، دعاگو، تقویٰ شعار، صوم وصلوٰۃ کے پابند انسان تھے۔ باوجود غربت و تنگی کے آپ نے کبھی کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کیا اور محنت و جانفشانی سے اپنا گزارا کرتے رہے۔ آپ نے اپنے پیچھے غمزدہ بیوہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا چھوڑا ہے۔ تمام بیٹیاں اللہ کے فضل سے شادی شدہ ہیں۔ بیٹا مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اپنے مقام قرب سے نوازے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

(طاہر احمد چیمہ مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان)

تبلیغی مساعی لجنہ اماء اللہ آندھرا

محترمہ صدر صاحبہ صوبائی لجنہ اماء اللہ آندھرا مع وفد ممبرات لجنہ حیدرآباد سے 7/9/01 کو تشریف لائیں وفد میں خاکسارہ اور دیگر ممبرات و مبلغ صاحب چنتہ کنٹہ قافلہ کی شکل میں موضع گارلہ پاڑ تعلق گدوال جو کہ چنتہ کنٹہ سے ۴۰ کیلومیٹر فاصلہ پر مبنی ہے۔ بغرض تبلیغ گئے اور وہاں جا کر ایک تبلیغی و تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس سے قبل خاکسارہ نے دو دفعہ گارلہ پاڑ جا کر وہاں کی غیر احمدی مستورات کو حقیقی اسلام اور احمدیت سے روشناس کروایا۔ جس کا اُن غیر احمدی مستورات پر بہت گہرا اثر ہوا اور ساتھ ہی خاکسارہ نے محترمہ افسر جہاں بیگم کو بچوں کی دینی تعلیم و تدریس کے لئے مقرر کیا۔ اسی طرح صدر صوبائی اور دیگر عہدیداران نے تبلیغی تربیتی تقاریر بھی کیں اور مولوی صاحب نے غیر احمدی مردوں کو پیغام حق پہنچایا۔

بفضلہ تعالیٰ اس تبلیغ کا اثر غیر احمدی احباب اور مستورات کو ہوا جس کے نتیجہ میں جلسہ کے بعد ۸ مستورات اور ۸ بچے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو استقامت عطا فرمائے (آمین) اس طرح گارلہ پاڑ میں لجنہ کا قیام عمل میں آیا۔ جسمیں محترمہ افسر جہاں بیگم کو صدر منتخب کیا گیا۔ اس جلسہ میں پرانے احمدی محمد جمال الدین صاحب کی طرف سے کھانے کا انتظام سب کے لئے ہوا۔ ساتھ ہی خاکسارہ کی طرف سے تمام حاضرین جلسہ میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (بشریٰ نثار)

موسیٰ بنی مائنز (جھارکھنڈ) میں

لجنہ و ناصرات کا مقامی سالانہ اجتماع

الحمدللہ لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ موسیٰ بنی مائنز (جھارکھنڈ) کا لوکل اجتماع مورخہ ۱۲-۱۰-۰۱ کو بعد نماز جمعہ و عصر محترمہ شبینہ شاہین صدر لجنہ اماء اللہ موسیٰ بنی مسجد احمدیہ موسیٰ بنی مائنز میں منعقد کیا گیا۔ تلاوت، نظم کے بعد صدر اجلاس نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ اور دعا کروائی۔ اس کے بعد محترمہ حسینہ بیگم نائب صدر لجنہ و جنرل سیکرٹری نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد لجنہ و ناصرات کے علمی و ورزشی مقابلے ہوئے۔ اجتماع مسلسل تین دن تک چلتا رہا۔ روزانہ دو اجلاس ہوتے۔ دوران اجتماع خاکسار، صدر جماعت، نائب صدر جماعت اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے صدر لجنہ کی درخواست پر مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔

آخری دن آخری اجلاس میں تلاوت، عہد اور نظم کے بعد محترمہ صدر لجنہ نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور اجتماع میں حصہ لینے والوں اور کارکنات اور معاونات کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی اور اول دوم اور سوم آنے والی ممبرات کو انعامات دئے گئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔

کشن گڑھ کی لجنہ و ناصرات کی تنظیم کی مساعی

کشن گڑھ (راجستھان) میں اس سے قبل لجنہ و ناصرات کی تنظیم کا قیام عمل میں نہیں آیا تھا۔ لیکن محترمہ زریں امجد صاحبہ صوبائی صدر تشریف لاکر موصوفہ نے کافی محنت اور لگن سے ان تنظیموں کا قیام عمل میں لایا۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ و ناصرات کی ممبرات ذمہ داریوں کے ساتھ تنظیم کا کام سنبھال رہی ہیں۔ کشن گڑھ میں لجنہ و ناصرات کی تنظیم کے قیام کے بعد اب اللہ کے فضل سے یکے بعد دیگرے تربیتی اجلاسات منعقد ہوئے جن میں جے پور سے وفد آکر شامل ہوتا رہا۔ اسی طرح ابھی حال ہی میں مورخہ ۷-۱۰-۰۱ کو کشن گڑھ سے لجنہ و ناصرات پر مشتمل وفد جے پور پہنچا اور وہاں جلسہ کا انعقاد ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے

(نصیرہ خاتون اہلیہ سلیم احمد صاحب معلم کشن گڑھ)

کنُّور (کیرلہ) میں بک اسٹال کا انعقاد

۱۴ ستمبر تا ۱۰ اکتوبر کنور میں ایک Fare کا انعقاد ہوا۔ جس میں جماعت احمدیہ کنور کو بھی بک اسٹال لگانے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے روزانہ سیکڑوں کی تعداد میں لوگوں کا ہمارے بک اسٹال میں آنا جانا رہا۔ مکرم ناصر صاحب اور مکرم مولوی ظفر صاحب نے لوگوں کے سوالات کے تسلی بخش جواب دئے۔ پچاس لوگوں سے ایڈریس لیا گیا اور ان سے باقاعدہ رابطہ رکھا جارہا ہے۔ قریب کی جماعتوں کے خدام و انصار نے اس کام میں بے حد تعاون دیا۔ صوبائی جنرل سیکرٹری مکرم ڈاکٹر منصور صاحب بھی خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ (پی.پی.ناصر الدین)

گمشدہ رسید بک

جملہ احباب جماعت احمدیہ بھارت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم محمد احمد صاحب معلم دیودرگ سرکل (کرناٹک) کے نام ایشو کردہ رسید بک چندہ جماعت احمدیہ ۱۰۴۷۹ دوران سفر موصوف سے کہیں گم ہوگئی ہے۔ اس لئے اسے کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ احباب اس رسید بک پر کسی بھی نوع کا کوئی جماعتی چندہ ادا نہ کریں۔ اگر کسی دوست کو یہ گمشدہ رسید بک یا اس سے متعلق کوئی اطلاع ملے تو وہ فوری طور پر نظارت ہذا کو آگاہ کریں۔ جزاکم اللہ۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702

Vol - 50 Thursday, 20 Dec. 2001 Issue No: 51

لازمی چندہ جات کے ضمن میں آمد کی معین تعریف

جیسا کہ احباب کو علم ہیکہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء عظام نے جماعت احمدیہ کے ہر برسر روزگار فرد کو اپنی صحیح اور معین آمد کے مطابق لازمی چندہ جات (حصہ آمد۔چندہ عام۔جلسہ سالانہ) ادا کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔مگر جماعت کے بہت سے عہدیداران اور احباب و مستورات عدم علم کی بنا پر آمد کی تعریف میں اپنی اپنی توجیحات پیش کرکے قربانی کے اس معیار پر پورا اترنے سے محروم ہو جاتے ہیں جو ادائیگی لازمی چندہ جات کے لئے بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ایسے تمام عہدیداران و افراد جماعت کی آگاہی کے لئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظور فرمودہ آمد کی وہ معین تعریف درج ذیل کی جاتی ہے جو زیر ریزدلیوشن ۹۱-۲-۱۹/غ۔م۔۱۱۱ اور ۹۲-۱۱-۲۹/الف ۹۴ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں اور زیر ریزدلیوشن ۰۱-۷-۱/۱۷۵م صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ریکارڈ ہو چکی ہے۔

۱)......مختلف ذرائع سے حاصل ہونے والی مجموعی آمد کو آمد شمار کیا جائیگا۔ہر چندہ دہندہ شرط تقوی کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے اخلاص اور ضمیر کی کسوٹی پر باشرح چندہ ادا کریگا۔مکان وغیرہ کے کرائے اور اس قسم کی متفرق چیزیں وضع کرنا جائز نہیں ہوگا۔البتہ پیشہ وارانہ فرائض منصبی کے ضمن میں سفروں کے دوران ملنے والے زاد راہ کو آمد سے مستثنی شمار کیا جائیگا سوائے اس کے کہ اس میں سے بچت پر اگر کوئی از خود چندہ ادا کرے تو مستحسن ہے۔

۲)......گورمنٹ ڈیوز از قسم ٹیکس۔ریونیو۔لوکل رینٹ۔لازمی انشورنس وغیرہ جو گورنمنٹ کے حکم یا منظوری سے عائد یا تجویز کئے گئے ہوں آمدنی میں شمار نہیں ہونگے۔یعنی انکی منہائی کے بعد جو آمدنی رہیگی اس پر چندہ واجب ہوگا

۳)......اگر جائیداد بنانے کیلئے قرض لیا جائے اور اس قرض کو اقساط میں واپس کیا جائے تو چندہ کی ادائیگی کے لئے ان اقساط کی رقم آمدنی میں سے وضع نہیں ہوگی۔ہاں جو قرض لیا ہے اگر اسے آمد تصور کرکے اس پر چندہ ادا کرنے کے بعد جائیداد پر رقم لگائے تو پھر واپسی قرضہ کی اقساط پر چندہ واجب نہیں ہوگا۔وہ منہا کرکے باقی پر چندہ ادا کریگا۔

۴)......اگر کوئی فرد جماعت اپنے مستقل گزارہ کے لئے قرض پر انحصار کر رہا ہو تو وہ اس قرض پر بھی واجب چندہ ادا کریگا۔ہاں جب اس قرض کی رقم واپس کریگا تو اس وقت واپسی قرض کی رقم کو اپنی آمد سے منہا کرنے کے بعد اس پر چندہ ادا کریگا۔

۵)......ہنر،پیشہ یا دیگر پیشہ ور اور پریکٹیشنرز اور زمیندارہ کے وہ اخراجات جو مندرجہ تعریف مذکورہ بالا کے حصول کیلئے برداشت کرنا پڑے وہ بھی چندہ سے مستثنی ہونگے۔

۶)......زمیندارہ آمدنی میں سے علاوہ ان ڈیوز کے جو آئٹم نمبر ۵ میں درج ہیں قیمت بیج جو زمین میں ڈالا گیا اور خرچ زراعتی معاونین بھی وضع ہونگے اور باقی ماندہ آمدنی پر چندہ واجب ہوگا۔

۷)......ملازمین کے پراویڈنٹ فنڈ کی جو کٹوتی ہو اس کی رقم آمد میں سے وضع نہیں ہوگی۔تاہم جب یہ ملازم کو واپس ملیگا اس وقت اس پر چندہ واجب نہیں ہوگا۔محکمہ کی طرف سے جو رقم ملے گی اس پر چندہ واجب ہوگا۔اسی طرح پنشن کی کمیوٹ شدہ رقم پر بھی چندہ واجب ہوگا۔

۸)......اگر کوئی دوست چندہ کی ادائیگی یا شرح کے مطابق ادائیگی میں تنگی محسوس کریں تو وہ معین وجہ بیان کرکے امیر جماعت کے توسط سے خلیفہ وقت سے جزوی یا کلی معافی حاصل کر سکتے ہیں۔اجازت لیکر شرح سے کم چندہ دینے والے ووٹ دینے کے تو حقدار رہیں گے لیکن ذمہ وار عہدوں پر ان کی تقرری یا انتخاب سے پہلے مرکز سے اجازت لینی ضروری ہوگی۔یہ اس لئے کہ مبادا مالی کمزوری میں پیچھے رہنے والا عہدیدار دوسروں کے لئے غلط نمونہ نہ بن جائے

نوٹ:-اس معافی کا اطلاق چندہ وصیت پر نہیں ہوتا۔ایسی صورت میں کہ موصی شرح کے مطابق وصیت ادا نہ کر سکے اسے بامر مجبوری وصیت منسوخ کرالینی چاہئے۔

۹)......اگر جماعت کے علم میں کسی موصی کے متعلق کوئی ایسے قطعی شواہد آئیں جن سے غالب گمان ہو کہ چندہ دہندہ کا اپنے متعلق آمد کا فیصلہ غلط ہے اور بحیثیت موصی اس کا یہ فعل قابل گرفت ہے تو ایسے شخص کا معاملہ متعلقہ شواہد کے ساتھ مجلس کارپرداز میں برائے غور پیش کیا جائے۔

برائے مہربانی آمد کی اس معین تعریف کو پیش نظر رکھ کر اپنی جماعت کے ہر برسر روزگار احمدی کے بجٹ لازمی چندہ جات کا جائزہ لیں اور کوشش کریں کہ جماعت کا کوئی بھی فرد خدا تعالیٰ کے حضور معیاری قربانی پیش کرنے کے ثواب سے محروم نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ آپکو اپنے فرض منصبی کی مناسبت سے مقبول خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

☆......☆......☆

صدر مجلس انصار اللہ بھارت کی منظوری

تمام مجالس ہائے انصار اللہ کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت آئندہ دو سال یعنی ۲۰۰۳ء تک کیلئے محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد کو بطور صدر مجلس انصار اللہ بھارت اور مکرم وحید الدین صاحب شمس کو بطور نائب صدر صف دوئم مجلس انصار اللہ بھارت کی منظوری عطا فرمائی ہے۔(ناظر اعلیٰ قادیان)

منقولات

اب تک کروڑوں مسلمانوں کو مرزا طاہر کے چیلوں نے اپنے دام فریب میں پھنسالیا ہے

قادیانی اور اہل سنت والجماعت کے درمیان پچھلے دنوں ایک مناظرہ کی تاریخ مقرر ہوگئی جس کے لئے ملک کے مختلف صوبہ جات سے نمائندے تشریف لائے۔دستور کے مطابق علماء اہل سنت والجماعت بر وقت موضع بچھگاؤں پہنچ گئے۔لیکن مرزائی حسب عادت موقع پر نہ پہنچے۔بالآخر علماء کرام اہل سنت والجماعت نے ایک شاندار جلسہ کیا۔اب گاؤں کے لوگوں نے یہ تہیہ کرلیا ہے کہ قادیانیوں کو اس گاؤں میں قدم نہیں رکھنے دیں گے۔ہم علماء اہل سنت والجماعت کے اس اقدام سے از حد خوش ہیں اور بر موقع ان کی کارروائی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔لیکن یہ کام اتنا آسان نہیں کہ ایک دو مناظروں سے ختم ہو جائے۔ان دنوں قادیانی فتنے نے بہت سر اٹھا رکھا ہے۔راجستھان،یوپی،ایم پی،اور اسی طرح کرناٹک،آندھراپردیش،بنگال وغیرہ میں یہ فتنہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں شب و روز سرگرم عمل ہے۔مرزا طاہر نے بھارت میں اپنے چھ ہزار پرچارک پھیلا رکھے ہیں اور سالانہ ایک ارب روپے لندن سے بھارت بھجواتا ہے۔اور باقاعدہ ہر صوبہ میں منظم عملہ اور نگران مقرر کئے ہوئے ہیں جو بھولے بھالے غریب مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں اور اس طرح اب تک کروڑوں مسلمانوں کو مرزا طاہر کے چیلوں نے اپنے دام فریب میں پھنسالیا ہے۔اور یہ ان کے بچوں کو مفت تعلیم و خرچہ کا لالچ دے کر کفر کے گڑھ قادیان لے جاتے ہیں۔علماء کرام سے درخواست ہے کہ اب گاؤں گاؤں قادیانیوں کا پیچھا کرنے کی ضرورت ہے۔آسان اردو اور ہندی زبان میں رد قادیانیت پر لٹریچر تیار کیا جائے اور اس کے تقسیم کا معقول انتظام کیا جائے

8.9.10 نومبر کو قادیانیوں کا پرفتن جلسہ ہو رہا ہے۔ہم تمام مسلمانوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس جلسے میں مسلمانوں کو جانے سے روکیں اور ہر ممکن کوشش کریں کہ قادیانیوں کے جلسے میں ایک بھی مسلمان شامل نہ ہو۔

(محمد الیاس مدنی،سیکرٹری مجلس ختم نبوت جنوبی کرناٹک بھٹکل)

(ہفت روزہ نئی دنیا دہلی،۲۳ تا ۲۹ نومبر ۲۰۰۱)

(مرسلہ عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

مسلمان MTA چینل سے ہوشیار

بنگلور ۳/اکتوبر (سالار نیوز) ان دنوں ٹی.وی پر ایک دو نہیں کئی چینلوں کی بھرمار ہے اور جانے انجانے میں مسلم قوم بعض خطرناک اور مسلم دشمن چینلوں کو بھی پوری دلچسپی سے دیکھ رہے ہیں جنتا دل سیکولر کے جنرل سیکریٹری کارپوریٹر عارف پاشاہ کا کہنا ہے کہ ٹی.وی. پر مسلم چینل کے نام پر ایم.ٹی.اے. نامی ایک چینل ان دنوں چل رہا ہے جو دراصل مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ہے اس چینل پر احمدیہ فرقہ اسلام کے نام پر احمدیہ فرقہ کی نہایت ہی غیر محسوس طریقہ سے تشہیر کر رہا ہے عارف پاشاہ نے علماء سے اپیل کی ہے کہ وہ عام مسلمانوں کو اس ٹی.وی چینل سے ہوشیار کریں۔ (روزنامہ سالار،بنگلور 4/10/01)

بدر مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈیجیٹل سروس کے ساتھ دنیا بھر میں ایک عرصہ سے ۲۴ گھنٹے اسلامی تعلیمات پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔جو دینی،روحانی،علمی معلومات نہایت عمدہ پرائے میں بہم پہنچا رہا ہے۔اور صرف یہی ایک چینل ہے جو دیگر چینل کی فحاشی سے یکسر پاک ہے۔اگر آپ خود اور اپنے بچوں کو برائیوں سے پاک چینل دکھانا چاہتے ہیں تو صرف ایم.ٹی.اے. ہی دیکھیں اور اسلام دشمن اپیل سے ہوشیار رہیں